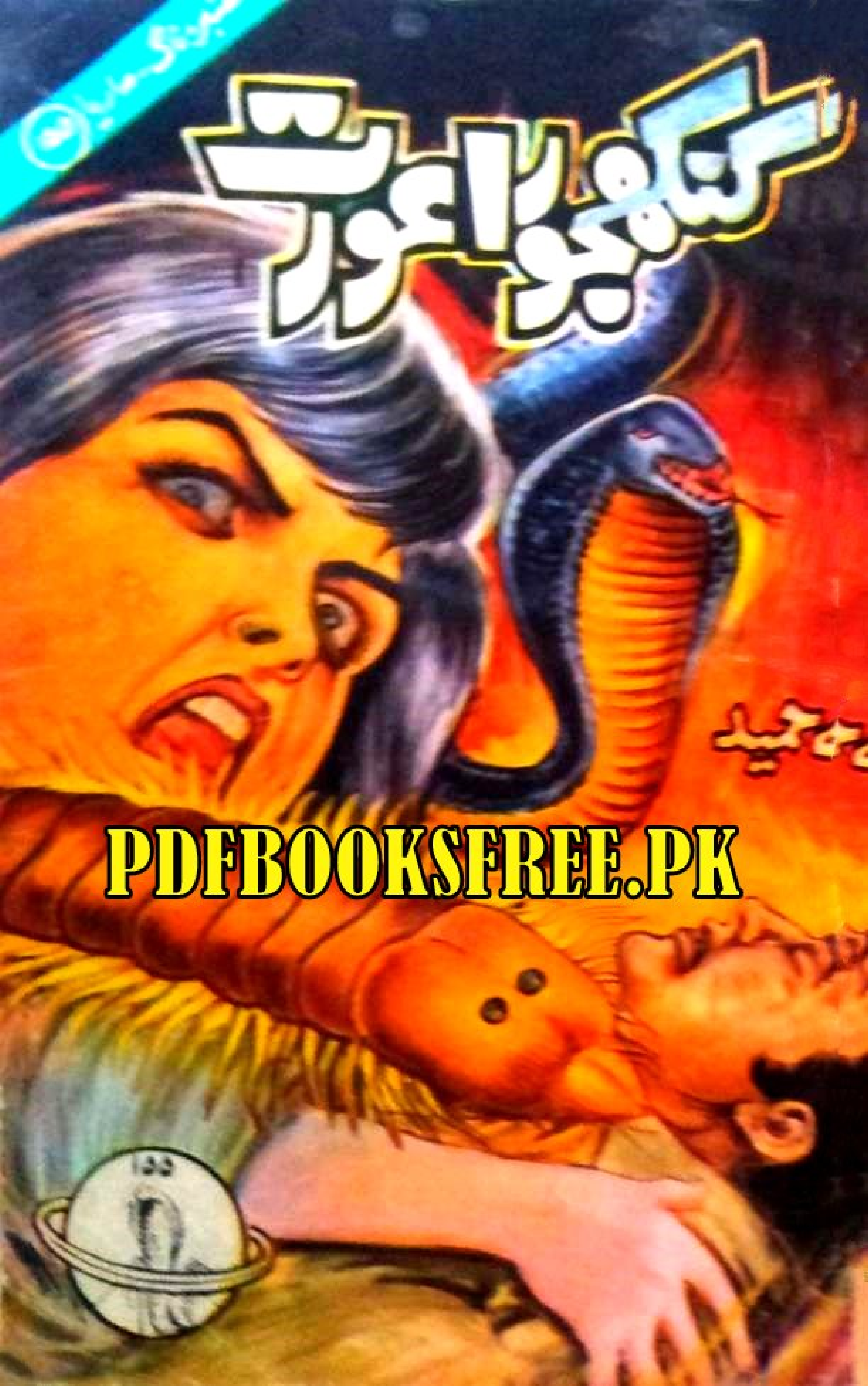

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

کنکھجورا عورت

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

ناشر : محمد سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۲/۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور ۸

طابع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو!

آپ کا محبوب ہیرو عنبر ایک جادوگرنی کنکھجورن کے جادو سے کنکھجورا بن چکا ہے۔ ایسا کنکھجورا جس کا اوپر والا دھڑ کنکھجورا اور نچلا دھڑ انسان کا ہے۔ اس جادو سے بچنے کے لیے اُس نے ایک جڑی بوٹی کھائی تھی جس کی وجہ سے وہ دن کے وقت مکمل انسانی حالت میں ہوتا ہے اور رات ہوتے ہی اس کا آدھا جسم کنکھجورا کا ہو جاتا ہے۔ اسی حالت میں ایک مندر میں اسے ایک دکھی اور مصیبت کی ماری لڑکی ملی ہے جس کی وہ مدد کرنا چاہتا ہے۔ اب آپ یہ دلچسپ داستان پڑھیں گے کہ عنبر نے اپنی اس حالت کے باوجود کس طرح لڑکی کی مدد کی۔

اس کہانی میں ایک اور کردار کا بھی اضافہ ہو گیا ہے جو تھیوسانگ نے ڈھونڈا ہے۔ اس سے بھی ملاقات کیجئے۔ دیکھئے یہ کردار آگے جا کر آپ کے لیے کیا کیا دلچسپی کے سامان پیدا کرتا ہے۔

آپ کا انکل

اے حمید

۵۴ ۳ راین راہ چمن ——— سمن آباد ——— لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب۔

○ کنکھجورا عورت
○ یہاں خلائی جہاز اُترا تھا
○ مورتی میں لڑکی
○ تو تلا سانپ
○ لاش مجھے دے دو۔

کنکھجورا عورت

ٹھیو سانگ نے بھاگتے بھاگتے عنبر بلی کو اٹھا لیا تھا۔ چڑیل دیوداسی اپنے گھنگرو کے لئے ٹھیو سانگ کے پیچھے چیخیں مارتی بھاگی آرہی تھی۔ اندھیری رات میں قبریں بارش کی وجہ سے گیلی ہو رہی تھیں۔ ٹھیو سانگ کا ایک قبر پر سے پاؤں پھسلا اور دھڑام سے ایک قبر کے اندر گر پڑا۔ اس کے گرتے ہی قبر اوپر سے بند ہو گئی۔ ٹھیو سانگ نے آنکھیں کھول کر قبر کے اندھیرے میں دیکھا۔ پہلے تو اسے کچھ نظر نہ آیا۔ چڑیل دیوداسی چیختی چلاتی قبر کے اوپر سے گذر گئی۔ ٹھیو سانگ کو معلوم تھا کہ ان قبروں میں پرانی دیوداسیوں اور دیوتاؤں کی لاشیں دفن ہیں مگر وہ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ وہ جس قبر میں گرا تھا اس میں کوئی لاش نہیں تھی۔ اندھیرے میں اب ٹھیو سانگ کو نظر آنے لگا تھا۔ اس نے غور سے دیکھا۔ قبر خالی تھی۔ قبر کا مُردہ غائب تھا۔ مگر وہاں زمین پر بستر بچھا ہوا تھا۔ سرہانے پانی سے بھری ایک صراحی بھی پڑی تھی۔ ٹھیو سانگ قبر میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جھکا ہوا تھا کیونکہ قبر چھوٹی تھی۔ اچانک اسے قبر کے کونے میں ایک کھڑکی دکھائی دی۔ کھڑکی میں سے پھیکی پھیکی روشنی نکل رہی تھی۔ تھیو سانگ نے عنبر بٹی کو گود میں لیا ہوا تھا۔ وہ کھڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے جھانک کر دیکھا۔ کھڑکی کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا باغ تھا۔ درختوں پر سفید اور گلابی پھول لگے تھے۔ پرندے میٹھی میٹھی بولیاں بول رہے تھے۔ باغ کے کونے میں ایک سفید سنگِ مرمر کا مکان بنا ہوا تھا۔ تھیو سانگ کھڑکی سے نکل کر باغ میں آگیا۔

یہاں قسم قسم کے پھولوں کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی تھیں۔ تھیو سانگ سنگِ مرمر کے مکان کے پاس آکر رک گیا۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔

اس نے عنبر بٹی سے کہا:

”کچھ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کون سی جگہ ہے۔ کیا قبر کے اندر بھی کوئی دنیا آباد ہو سکتی ہے؟“

اس نے دروازے پر دستک دینی چاہی تو دروازہ اپنے آپ کھل گیا۔ تھیو سانگ کیا دیکھتا ہے کہ اندر ایک دالان ہے۔ جس کے درمیان میں فوارہ اچھل رہا ہے ایک طرف انار کا درخت ہے جس پر سرخ سرخ انار لگے ہیں۔ اس درخت کے نیچے ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر

ایک خوبصورت لباس والی عورت بال کھولے بیٹھی تھیو سانگ کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

اس نے تھیو سانگ کی طرف دیکھ کر کہا:

”میرے قریب آؤ میں تمہاری راہ دیکھ رہی تھی۔“

تھیو سانگ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس چلا گیا۔ عورت کا رنگ سرخ و سفید تھا۔ چہرے پر نور برس رہا تھا۔ لگتا تھا کہ وہ جنت کی کوئی حور ہے۔ اس نے تھیو سانگ کو تخت کے سامنے رکھی سنگِ مرمر کی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور بولی:

”تم خوش قسمت ہو کہ پھسل کر میری قبر میں گر پڑے نہیں تو چڑیل تمہیں کافی نقصان پہنچا سکتی تھی۔“

تھیو سانگ نے پوچھا:

”بہن! تم کون ہو۔ اور یہ کون سی دنیا ہے؟“

عورت بولی:

”اسے تم نہیں سمجھ سکو گے۔ کیونکہ یہ راز صرف نیک لوگوں کو مرنے کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے۔ صرف اتنا تمہیں ضرور بتائے دیتی ہوں کہ جو لوگ دنیا میں رہ کر نیک کام کرتے ہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چوری نہیں کرتے۔ جھوٹ نہیں بولتے۔ امانت واپس کر دیتے ہیں۔ اور اپنے دماغ اور دل کو بُرے خیالوں سے پاک رکھتے ہیں اور ایک خدا کے سوا اور کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے وہ مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاتے ہیں جہاں قیامت تک وہ خوش و خرم رہتے ہیں جیسے کہ میں یہاں رہ رہی ہوں۔"

تھیو سانگ نے کہا:

"بہن! کیا تم میری مدد کر سکتی ہو"؟

عورت بولی!

"کیوں نہیں۔ تمہاری مدد کرنے کے لئے تو میں یہاں تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں ضرور آؤ گے۔ اس بلّی کو میرے پاس بٹھا دو"

تھیو سانگ نے عنبر بلّی کو اس کے پاس بٹھا دیا۔ عورت نے بلّی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بولی!

"جاؤ اسے لے جاؤ۔ جب تم اس باغ کی دنیا سے باہر نکلو گے تو تمہارا دوست بلّی سے انسان بن جائے گا۔"

تھیو سانگ نے پوچھا:

"یہاں سے باہر نکلنے کا کون سا راستہ ہے اور میں کس دنیا میں نکلوں گا؟"

عورت نے کہا:

"یہ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔ اب تم یہاں سے جتنی جلدی ہو سکے نکل جاؤ۔ کیونکہ اس سے زیادہ تم یہاں نہیں ٹھہر سکتے۔ وہ سامنے درخت کے پیچھے تمہیں دروازہ ملے گا۔"

تھیو سانگ نے بلّی کو اٹھایا اور نیک دل عورت کو سلام کر کے سامنے والے درخت کے پیچھے آ گیا۔ یہاں ایک گول سرنگ نما دروازہ بنا ہوا تھا۔ اس میں سے روشنی نکل رہی تھی۔ تھیو سانگ اس روشنی میں سے گذر گیا۔ دوسری طرف جاتے ہی تھیو سانگ نے اپنے آپ کو ایک ایسی جگہ پایا جہاں ریت کے اونچے نیچے ٹیلے تھے۔ اور کھجوروں کے درختوں کا ایک جھنڈ پاس ہی ہوا میں لہرا رہا تھا۔ بلّی اس کی گود سے اچھل کر نیچے گری اور گرتے ہی وہ انسانی شکل میں آ گئی۔ تھیو سانگ کے سامنے عنبر موجود تھا۔ دونوں دوست بے اختیار ہو کر ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔

"عنبر! خدا کا شکر ہے کہ تم واپس پھر انسانی شکل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں آ گئے ہو۔

عنبر نے چاروں طرف نگاہ ڈالی اور بولا!

"مجھے تمہاری خوشبو تمہارے پاس کھینچ لائی تھی۔ میں بھی خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے جانور کی شکل سے دوبارہ انسانی شکل عطا فرمائی۔ مجھے بتاؤ کہ کیٹی ناگ اور ماریا کہاں ہیں؟"

تھیو سانگ نے کہا!

"ان کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ ہمیں انہیں تلاش کرنا ہوگا۔"

عنبر بولا!

"اب ہم اطمینان سے اپنے دوستوں کو تلاش کر سکیں گے۔ مگر یہ کون سا ملک ہے؟"

تھیو سانگ نے کہا!

"وہ خود بھی نہیں جانتا کہ وہ کس ملک میں آگیا ہے۔"

"بہر حال ان کھجور کے درختوں تلے ہمیں کچھ دیر آرام کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے وہاں کوئی آدمی مل جائے جو ہمیں بتا سکے کہ یہ کون سا ملک ہے اور کون سا زمانہ ہے۔"

دونوں دوست کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے آگئے۔ یہاں ایک ٹھنڈا چشمہ بہہ رہا تھا۔ یہاں کوئی مسافر نہیں تھا۔ عنبر اور تھیو سانگ نے چشمے پر منہ ہاتھ دھویا۔ اس کا ٹھنڈا پانی تھوڑا سا پیا جس سے انہیں تازگی کا احساس ہوا۔ پیاس وغیرہ تو انہیں لگتی نہیں تھی۔ دونوں دوست درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر ناگ ماریا اور کیٹی کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔

عنبر کہنے لگا۔!

"میرا خیال ہے۔ وہ بھی ہماری تلاش میں ہوں گے۔ مگر یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کس ملک میں ہیں اور یہ کون سا ملک ہے۔"

تھیو سانگ گھاس پر لیٹ گیا اور بولا!

"خدا نے چاہا تو ان سے جلد ملاقات ہو جائے گی۔"

اتنے میں ایک اونٹ سوار وہاں آگیا۔ اونٹ کو اس نے چشمے کے قریب لا کر پانی پلایا۔ پھر اسے بٹھایا اور خود نیچے اترا اور منہ ہاتھ دھونے لگا۔ عنبر اور تھیو سانگ خاموش اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔ جب مسافر تازہ دم ہو کر چھاؤں میں آیا تو۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے اس سے پوچھا!

"کیوں بھائی یہ کون سی جگہ ہے۔؟"

مسافر کا لباس عام صحرائی آدمیوں ایسا تھا۔ اس نے عنبر کی طرف اور پھر تھیوسانگ کی طرف دیکھا اور بولا!

"لگتا ہے تم یہاں بالکل اجنبی ہو۔"

تھیوسانگ بولا!

"ہاں بھائی! ہم بہت دور مصر کے ملک سے سفر کرتے ہوئے آرہے ہیں اور یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ کون سا دیس ہے۔؟"

مسافر نے مسکراتے ہوئے کہا!

"مگر یہ بھی تو مصر کا ملک ہے تم کون سے مصر سے سفر کرتے ہوئے آئے ہو۔؟"

تھیوسانگ شرمندہ سا ہو گیا۔

عنبر نے جلدی سے کہا!

"دراصل ہم سمندر پار جس ملک سے چلے تھے اس ملک کو بھی لوگ مصر ہی کے نام سے پکارتے تھے۔

"اچھا بھائی یہ بتاؤ کہ مصر کا دارالحکومت یہاں سے کتنی دور ہوگا؟"

مسافر بولا!

"مصر کا نیا دارالحکومت جس کا نام کاریک ہے یہاں سے اونٹ کی سواری پر دو دن کے فاصلے پر ہے۔ مگر تم پیدل سفر کر رہے ہو کیا؟ صحرا میں تو کوئی جن بھوت بھی پیدل سفر کرتے ہوئے گھبراتا ہے۔"

عنبر نے کہا!

"نہیں ایسی بات نہیں ہے بھائی ——— ہمارے پاس اونٹ تھے مگر وہ رات کو بھاگ گئے ہیں۔ اب ہم یہی سوچ رہے ہیں کہ یہاں سے آگے کس پر سفر کریں گے۔"

مسافر نے کہا!

"اگر تم پسند کرو تو میرے ساتھ میرے اونٹ پر بیٹھ کر سفر کر سکتے ہو۔ کیونکہ میں بھی مصر کے دارالحکومت کی طرف ہی جا رہا ہوں۔"

تھیوسانگ نے کہا!

"تمہیں تکلیف تو نہیں ہوگی بھائی؟"

مسافر ہنس کر بولا!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تکلیف تو اونٹ کو ہو گی۔ اس سے پوچھ لو۔"

عنبر نے مسافر سے پوچھا!

"تمہارا نام کیا ہے بھائی اور تم کہاں سے آ رہے ہو؟"

مسافر نے کہا!

"میرا نام عدال ہے اور میں ایک عجیب مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔"

تھیوسانگ نے کہا!

"ایسی کون سی مصیبت ہے بھائی؟ ہمیں بتاؤ شائد ہم تمہاری کوئی مدد کر سکیں۔"

مسافر عدال نے ٹھنڈا سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"اس مصیبت کا شائد کسی کے پاس علاج نہیں ہے۔

بات یہ ہے کہ میرا ایک ہی جوان بیٹا ہے اس کی ماں بھی فوت ہو چکی ہے۔ میں نے بڑے چاؤ سے اس کی شادی شہر کی ایک خوبصورت لڑکی سے کی۔ مگر شادی کے بعد وہ بیمار رہنے لگا۔ اس کی شادی کو ایک

سال گذر گیا ہے اور اب اس کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ چہرہ زرد پڑ گیا ہے۔ جسم نیلا ہو گیا ہے۔ وہ کمزور اتنا ہو گیا ہے کہ بستر سے ہل بھی نہیں سکتا۔ مصر کے تمام حکیموں سے اس کا علاج کروا چکا ہوں۔ مگر اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔ کسی نے بتایا کہ ملک ایران میں ایک حکیم صاحب رہتے ہیں۔ میں ان کے پاس گیا تھا۔ اب وہاں سے ایک دوائی لے کر آ رہا ہوں۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ میرے بچے کو کس کی نظر لگ گئی ہے۔"

عنبر نے کہا!

"کیا تم مجھے وہ دوائی دکھاؤ گے۔ جو تم ایرانی حکیم سے لائے ہو۔"

"کیوں نہیں۔

ضرور دکھاؤں گا۔"

یہ کہہ کر عدال نے گٹھڑی میں سے ایک چھوٹی سی لکڑی کی ڈبی کھول کر عنبر کو دی۔ ڈبی میں نیلے رنگ کا سفوف بھرا ہوا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے اسے سونگھا اور بولا!

"یہ تو چنڈی بوٹی ہے۔ اس کے کھانے سے بخار اتر جاتا ہے۔ اور دل کو طاقت ملتی ہے۔"

عدال نے حیرانی سے پوچھا!

"کیا تم حکیم ہو!"

تھیو سانگ بولا!

"میرا دوست عنبر جڑی بوٹیوں کا کاروبار کرتا رہا ہے۔ اسے جڑی بوٹیوں کی کافی سوجھ بوجھ ہے۔"

پھر تھیو سانگ نے عدال کو اپنا نام بھی بتا دیا۔

عدال آہ بھر کر بولا!

"کاش تم کسی جڑی بوٹی سے میرے اکلوتے بچے کی جان بچا سکو۔ روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے اگر اسے کچھ ہو گیا تو میری ساری نسل ہی ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ میری اور کوئی اولاد نہیں ہے۔ پھر میرا کوئی نام لینے والا بھی نہیں ہو گا۔"

عنبر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا!

"عدال بھائی ناامید کیوں ہوتے ہو۔ خدا پر بھروسہ رکھو میں چل کر تمہارے بچے کو ضرور دیکھوں گا۔ اگر کسی جڑی بوٹی سے اس کا علاج ہو سکا تو ضرور کروں گا۔"

اس کے بعد وہ اونٹ پر سوار ہو کر وہاں سے چل دیئے۔ صحرا میں دو دن تک سفر کرنے کے بعد وہ نئے دارالحکومت کارنک پہنچ گئے۔ عدال انہیں اپنے گھر لے گیا۔ عدال ایک سوداگر تھا۔ اس کا گھر حویلی کی طرح کا تھا۔ اور شہر میں داخل ہوتے ہی ایک ندی کے کنارے پر بنا ہوا تھا۔ حویلی کی ایک ڈیوڑھی تھی آگے ایک کھلا صحن تھا۔ جس میں فوارہ لگا تھا۔ دائیں بائیں کمرے بنے ہوئے تھے۔ ایک کمرے میں عدال کا جوان اور بیمار بیٹا چارپائی پر پڑا تھا۔ اس کی بیوی وشاکا اس کی تیمارداری یعنی خدمت کر رہی تھی۔ عدال نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کر اداس آواز میں عنبر سے کہا!

"یہ ہے میرا اکلوتا بیٹا! دیکھ لو اس کی حالت کیا ہے۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ عنبر بھائی۔ اس کو اچھا کر دو۔ میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے جھک کر عدال کے بیٹے کو دیکھا۔ اس کا نام ماران تھا۔ ماران کا چہرہ زرد تھا۔ جسم بے حد کمزور ہو گیا تھا۔ آنکھوں کے گرد نیلے حلقے پڑ گئے تھے۔ جسم بھی نیلا ہو رہا تھا۔ اس سے بولا بھی نہیں جاتا تھا۔

عنبر نے ماران کی بیوی وشاگا سے پوچھا!

"تم اسے کھانے کو کیا دیتی ہو۔؟"

وشاگا نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا!

"بھائی! یہ تو کچھ بھی نہیں کھاتے۔ میں انہیں بڑی مشکل سے تھوڑا سا دودھ پلاتی ہوں۔"

عنبر سوچ میں پڑ گیا۔

پھر پوچھنے لگا!

"کیا اسے پیاس بہت لگتی ہے۔"

وشاگا کہنے لگی!

"ہاں رات کو پانی ضرور مانگتے ہیں اور بار بار پیتے ہیں۔"

ماران کے باپ عدال نے کہا!

"عنبر بھائی۔

کیا تم میرے بیٹے کو ٹھیک کر سکو گے؟"

عنبر نے کہا!

"میں کوشش کروں گا۔ آپ ایرانی حکیم صاحب کی دوائی اسے پلا دیجئے۔"

عدال نے سفوف نکال کر اپنی بہو کو دیا اور کہا!

"میں یہ دوائی ایران سے لایا ہوں۔ میرے بچے کو تھوڑا سا سفوف پانی میں گھول کر پلا دو۔"

ماران کی بیوی وشاگا سفوف لے کر اندر چلی گئی۔ عدال اپنے بیٹے ماران کے سرہانے بیٹھ گیا۔ عنبر اور تھیوسانگ بھی وہیں بیٹھے تھے۔

عدال کہنے لگا!

"کیا میرے بیٹے کی بیماری تمہاری سمجھ میں آئی ہے۔ عنبر؟"

عنبر بولا!

"ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ دوائی پلا کر دیکھیں کل تک کچھ عرض کروں گا۔"

اتنے میں ماران کی بیوی وشاگا اپنے خاوند کے لئے پانی میں سفوف گھول کر لے آئی۔ جسے تھوڑا تھوڑا کر کے بیمار ماران کو پلا دیا گیا۔ دوائی پینے کے بعد اسے نیند آ گئی۔

عدال نے عنبر سے کہا!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ دوائی کا اثر ہے کیا؟"

عنبر بولا!

"ہاں اس دوائی سے دل کو سکون ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے نیند آگئی ہے۔ میرا خیال ہے اسے آرام کرنے دو۔ ہم دوسرے کمرے میں چلتے ہیں۔"

عدال نے کہا!

پہلے چل کر کھانا کھا لیتے ہیں۔ تم لوگ بھی سفر سے تھکے ہوئے ہوگے۔ عنبر تھیوسانگ کو بھوک تو بالکل نہیں تھی۔ مگر انھوں نے عدال پر اپنی طاقت ظاہر نہ کرنے کی وجہ سے اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ پھر اجازت لے کر اپنے کمرے میں آگئے۔

کمرے میں آتے ہی تھیوسانگ نے عنبر سے پوچھا!

"کیا اس لڑکے کی بیماری تمہاری سمجھ میں آئی؟"

عنبر خاموش رہا۔

تھیوسانگ پلنگ پر لیٹتے ہوئے بولا!

"بھائی ہمیں ناگ ماریا اور کیٹی کی تلاش میں بھی نکلنا ہے۔ اس مریض کا علاج ہی کرتے رہ گئے تو اپنے ساتھیوں کو ہم کب ڈھونڈنے نکلیں گے۔"

عنبر اب بھی چپ تھا۔ لگتا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں ہے۔ تھیوسانگ سے نہ رہا گیا۔

اس نے پوچھا!

"عنبر تم کیا سوچ رہے ہو؟"

عنبر نے تھیوسانگ کی طرف دیکھا اور بولا!

"مجھے کچھ گڑبڑ لگتی ہے۔"

"کیسی گڑبڑ؟ اس شہر میں تو کوئی گڑبڑ نہیں ہر طرف امن امان ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا!

عنبر بولا!

"شہر میں تو امن امان ہی ہے مگر اس گھر میں ماران کی بیماری میں کوئی گڑبڑ ہے۔"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

تھیوسانگ نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

عنبر نے کہا!

"ابھی میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تم صرف میرا ایک کام کرو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کون سا کام؟"

تھیو سانگ عنبر کی طرف دیکھنے لگا۔

عنبر بولا!

"تم آج رات اس لڑکے ماران کے کمرے میں گذارو گے۔"

تھیو سانگ چونکا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بھلا کوئی شریف آدمی کبھی ایسا کر سکتا ہے۔ بھئی اس کے پاس اس کی بیوی وشاگا ہوگی۔ یہ میاں بیوی کا کمرہ ہوگا میں اس میں داخل ہونے والا کون ہوں؟"

عنبر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ کام کرنا ہی ہوگا۔ تمہیں آج رات ان دونوں کے کمرے میں گزارنی ہوگی۔ اور پھر دوسرے دن مجھے بتانا کہ تم نے رات کو وہاں کیا دیکھا؟"

تھیو سانگ نے ٹھٹک کر کہا!

"نہیں نہیں! میں ایک میاں بیوی کی خواب گاہ میں داخل ہونا گناہ سمجھتا ہوں۔ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ تم خود ہی یہ کام کرو

عنبر کہنے لگا:

"دیکھو تھیو سانگ!

"یہ عدال کے اکلوتے بیٹے ماران کی زندگی کا معاملہ ہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اسے پھر سے زندگی مل جائے۔"

عنبر بولا!

"یہی تو تم جانتے نہیں ہو۔ تمہارے وہاں رات بسر کرنے سے مجھے اس لڑکے کی اصل بیماری کی وجہ معلوم ہو جائے گی اور پھر میں اس کا علاج کر سکوں گا۔"

تھیو سانگ سر کو ہلاتے ہوئے بولا!

"میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آرہا کہ تم کہنا کیا چاہتے ہو؟ کرنا کیا چاہتے ہو؟

آخر عنبر نے تھیو سانگ کو راضی کر لیا کہ وہ رات کو چھوٹا سا بن کر ماران کے کمرے میں چھپ کر بیٹھ جائے گا اور وہاں جو کچھ ہوگا اس کی کہانی وہ عنبر کو دوسرے دن بیان کر دے گا۔

تھیو سانگ نے اب بھی جھنجھلاتے ہوئے کہا:

"آخر وہاں کون سا ایسا بھونچال آجائے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر بولا:

"میرا خیال ہے ایک چھوٹا سا بھونچال ہی آئے گا۔ تم جو کچھ دیکھو گے تمہیں اس کا یقین نہیں آئے گا۔"

تھیو سانگ اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولا:

"اگر یہ بات ہے تو میں ضرور یہ ڈیوٹی انجام دوں گا۔"

ماران کا کمرہ ان کے کمرے کے ساتھ ہی تھا۔ رات کو عدال عنبر اور تھیو سانگ نے مل کر کھانا کھایا۔ عدال اپنے بیٹے کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان تھا۔ اس نے کھانا بھی ٹھیک طرح نہیں کھایا۔ بس دو نوالے لے کر ہاتھ کھینچ لیا۔ عنبر نے اسے حوصلہ دیا کہ وہ خدا پر بھروسہ رکھے۔ خداوند کریم اسے ضرور شفا دے گا۔ عدال چلا گیا جب رات گہری ہو گئی تو:

عنبر نے تھیو سانگ سے کہا:

"پیارے تھیو سانگ!

اب تیرے جانے کا وقت آگیا ہے۔ فوراً ماران کے کمرے میں جا کر چھپ جاؤ۔"

تھیو سانگ سر کو جھٹک کر بولا:

"بھائی وہاں کیا ہو گا۔ تم مجھے بتاتے کیوں نہیں؟"

عنبر نے کہا:

"ابھی تو مجھے بھی معلوم نہیں کہ وہاں کیا ہو گا۔ تم جا کر تو دیکھو۔"

تھیو سانگ سر کو ادھر ادھر مارتے ہوئے بولا:

"اچھا بھائی: تم جو کہتے ہو کرتا ہوں۔"

تھیو سانگ نے اپنے دائیں ہاتھ کی سیدھی انگلی اپنے آپ کو چھوٹا کرنے کے ارادے سے جسم کے ساتھ لگائی اور وہ ایک دم سے بالکل چھوٹا سا ہو گیا۔ چھوٹی انگلی کے برابر ہو گیا۔ عنبر نے جھک کر اسے دیکھا اور بولا:

"اب جاؤ تھیو سانگ اور وہاں صبح تک رہنا۔"

تھیو سانگ نے باریک سی آواز میں کہا:

"ٹھیک ہے بھائی۔ صبح تک ہی رہوں گا۔"

اور تھیو سانگ کمرے کے بند دروازے کے سوراخ میں سے نکل کر اندھیرے میں ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھا ساتھ والا کمرہ ماران یعنی بیمار نوجوان کا تھا۔ اندر چراغ کی دھیمی روشنی ہو رہی تھی۔ تھیو سانگ کمرے کے بند دروازے کے پاس آکر اندر جانے کے لئے کوئی جگہ تلاش کرنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگا۔ آخر اسے ایک سوراخ نظر آگیا۔ تھیو سانگ اسی سوراخ میں سے کمرے کے اندر چلا گیا۔

کیا دیکھتا ہے کہ طاق میں چراغ جل رہا ہے۔ ماران بستر پر بے ہوشی کی سی حالت میں پڑا ہے۔ شائد وہ دوائی کی وجہ سے گہری نیند سو رہا تھا۔ اس کی بیوی وشاگا اس کے پاس ہی پلنگ پر بیٹھی اس کے بازو کو آہستہ دبا رہی ہے۔ اس کے بال سر کے پیچھے بندھے ہوئے تھے۔ تھیو سانگ چونکہ بہت ہی چھوٹا ہو گیا تھا اس لئے وہ وشاگا کو نظر ہی نہ آیا۔ تھیو سانگ نے اپنے آپ کو دیوار کے ساتھ رکھے ہوئے ایک لکڑی کے صندوق کے پیچھے چھپا لیا۔ پھر سوچنے لگا کہ یہاں کیا ہو سکتا ہے؟ عنبر نے خوامخواہ اسے رات بھر کے لئے تکلیف دی ہے۔ تھیو سانگ یہی سوچتا ہوا صندوق کے پیچھے ایک چھوٹی سی اینٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ یہاں سے اسے بیمار ماران کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی اس کی بیوی وشاگا چراغ کی روشنی میں صاف نظر آ رہی تھی۔ تھیو سانگ کو یقین ہو گیا تھا کہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ وشاگا ابھی اٹھ کر اپنے پلنگ پر جائے گی اور وہاں لیٹ کر سو جائے گی اور تھیو سانگ کو خوامخواہ ساری رات کی وہاں ڈیوٹی دینی پڑے گی۔

پھر وشاگا اپنے بیمار خاوند کے پلنگ پر سے اٹھ کر پنے پلنگ پر جا کر بیٹھ گئی۔ تھیو سانگ صندوق کے پیچھے بیٹھا بے زاری اور بے نیازی سے اس کی طرف یکھ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کچھ نہیں ہو گا۔ اور ہ عورت وشاگا اب چراغ دھیما کر کے سو جائے گی ر ایسا نہ ہوا۔ تھیو سانگ وشاگا کی طرف بے خیالی سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وشاگا کوئی عمل کرنے لگی ہے۔

وشاگا نے پلنگ پر بیٹھنے کے بعد اپنے دونوں بازو وا میں پھیلا دیئے۔ پھر وہ اپنے بازوؤں کو لہرانے ں۔ دیکھتے دیکھتے وشاگا کے چھ سات بازو نکل آئے یو سانگ کی آنکھیں مارے حیرت کے کھلی کی کھلی رہ یں۔ وشاگا پلنگ پر چوکڑی مارے بیٹھی اپنے بازوؤں کو روں طرف سانپوں کی طرح لہرا رہی تھی۔ تھیو سانگ ی عورت کو ایسا کرتے پہلی بار دیکھ رہا تھا۔ وہ پہلے یہ سمجھا کہ شاید یہ عورت وشاگا ورزش کر رہی ہے۔ لیکن دیکھتے دیکھتے اس کا رنگ بدلنے لگا۔ ور وہ دبلی ہو کر اونچی ہوتی گئی۔ اس کے بعد ایکدم ے عورت وشاگا کی جگہ وہاں ایک نسواری رنگ کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھاریدار کنکھجورا ظاہر ہو گیا جو بالکل سیدھا کھڑا
اور اپنی چھوٹی چھوٹی بے شمار ٹانگیں ہوا میں لہرا
تھا۔ تھیوسانگ تو دیکھتے کا دیکھتا رہ گیا۔ اسے اپنی
پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وشاگا عورت سے ایک
فٹ کا کنکھجورا بن گیا تھا۔ اس کنکھجورا نے اپنی
موڑ کر پلنگ پر سوئے ہوئے بیمار ماران کو دیکھا
آہستہ سے دوہرا ہو کر نیچے آیا اور ماران کے پلنگ
چڑھ گیا۔ اور اس کی گردن سے چمٹ کر اپنی
چھوٹی چھوٹی ٹانگیں اس کی گردن میں پیوست کر
اور اس کے جسم کا خون پینا شروع کر دیا۔

تھیوسانگ صندوق کے اوپر چڑھ کر یہ سارا خوف
منظر دیکھ رہا تھا۔ ماران بے ہوش پڑا تھا۔ یا گہر
نیند میں تھا۔ یا کنکھجورے کے زہر کی وجہ
بے حس ہو گیا ہوا تھا۔ تھیوسانگ نے دیکھا
کنکھجورے کا جسم اوپر نیچے ایسے ہو رہا تھا جیسے و
چوس رہا ہو۔ دیر تک بیمار ماران کی گردن سے کنکھ
چمٹا اس کا خون پیتا رہا۔ پھر جب اس کا پیٹ
گیا تو کنکھجورا گردن سے ہٹ گیا اور رینگتا رینگتا دا
اپنے پلنگ پر آ گیا۔ پلنگ پر آتے ہی وہ ایک

ر پلنگ کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اپنا جسم اوپر
ا لیا اور دیکھتے دیکھتے وشاگا عورت کی شکل میں
یل ہو گئی۔ وشاگا اب اپنے بازو نہیں ہلا رہی
۔ معلوم ہوتا تھا کہ اس کا پیٹ خون پی کر بہت
ر چکا ہے اور وہ سو جانا چاہتی ہے۔ چنانچہ کنکھجورے
ے عورت کے روپ میں آتے ہی وشاگا سو گئی اس
ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ تھیوسانگ چپکے
ے صندوق کے پیچھے سے نکل کر کمرے سے باہر آ گیا۔
ر ساتھ والے بند کمرے کے سوراخ میں سے اپنے
رے میں داخل ہوا اور اپنے جسم کے ساتھ دائیں
ر کی سیدھی انگلی لگا کر دوبارہ بڑا ہو گیا۔ اس نے
ھا کہ عنبر اسی طرح پلنگ پر بیٹھا جاگ رہا ہے۔
یو سانگ کو دیکھتے ہی بولا!

"سناؤ دوست!

کیا دیکھا؟"

تھیوسانگ نے کہا!

"وہ کچھ دیکھا کہ جو آج تک نہیں دیکھا تھا"

اتنا کہہ کر تھیوسانگ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہاں خلائی جہاز اترا

پھر تھیو سانگ نے عنبر کو سارا خوفناک واقعہ بیان کر دیا۔

عنبر بڑے غور سے تھیو سانگ کی باتیں سن رہا تھا جب تھیو سانگ نے جو کچھ دیکھا تھا عنبر کو سنا چکا تو عنبر نے کہا!

"مجھے پہلے ہی شک تھا کہ یہ عورت وشاگا جو ماران کی بیوی ہے ضرور یہی اس کی بیماری کا سبب ہے۔ اسی لئے میں نے تمہیں رات کو اس کی نگرانی کرنے کے لئے بھیجا"

تھیو سانگ کہنے لگا!

"عنبر بھائی!

میں نے آج تک کبھی کسی عورت کو کنکھجورا بنتے نہیں دیکھا۔ اگر تم دیکھتے تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔"

عنبر کچھ سوچ رہا تھا۔

تھیو سانگ نے پوچھا!

"اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے تمہارے خیال میں؟

عنبر بولا!

"کرنا کیا ہے۔

ماران کو اس کی بیوی سے نجات دلانی ہو گی۔ بس یہی اس کی بیماری کا علاج ہے۔ یہ عورت وشاگا اس کا خون نہیں چوسے گی اور وہ صحت مند ہو جائے گا"

تھیو سانگ نے کہا!

"یہ عورت اصل میں ہے کون؟ انسان ہے یا کنکھجورا؟

عنبر بولا!

انسان کبھی کنکھجورا نہیں ہو سکتا۔ صرف کنکھجورا ہی انسان کی شکل میں آسکتا ہے۔ یہ عورت اصل میں کنکھجورا ہے جو عورت کی شکل میں آکر اس لڑکے کی بیوی بن کر اس کا خون پی کر اپنی پیاس بجھا رہی ہے۔ اس قسم کے کنکھجورے آج سے لاکھوں سال پہلے اس زمین پر پائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاتے تھے۔ ان میں انسان بننے کی طاقت نہیں تھی مگر پھر ایسا ہوا کہ ایک کنکھجورے میں ایک چڑیل کی بدروح داخل ہوگئی اور پھر بس وہاں سے یہ کنکھجورا عورت کا سلسلہ چل نکلا۔"

تھیوسانگ نے کہا!

"پھر تو ہم بڑی آسانی سے اس عورت کو ختم کرکے ماران کو بیماری سے نجات دلا سکتے ہیں۔"

عنبر بولا!

"یہی تو تم کو معلوم نہیں ہے کہ اس کنکھجورا عورت کا مارنا اتنا آسان نہیں ہے۔"

کیا مطلب ہے تمہارا؟

یعنی یہ جادوگرنی بھی ہے؟

تھیوسانگ نے پوچھا!

عنبر کہنے لگا!

"ایسی عورت میں ایک خاص بات ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ جب اسے خطرے کا احساس ہو جائے تو اس کے جسم سے ایک ایسی شعاع نکل کر چاروں طرف گرتی ہے کہ جس پر بھی پڑ

جائے وہ کنکھجورا بن جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایسی عورت ہر قسم کی شکل اختیار کرسکتی ہے۔ وہ پرندہ بن کر اڑ بھی سکتی ہے اور سانپ بن کر غائب بھی ہوسکتی ہے۔"

تھیوسانگ سوچنے کے بعد بولا!

"کیوں نہ اس عورت کو ٹھکانے لگانے کے لئے کسی سانپ کی مدد لی جائے۔ میرا خیال ہے کہ سانپ کنکھجورے سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے اور عقل مند بھی۔"

عنبر نے کہا!

"تمہارا خیال کچھ ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ چلو اسی وقت باہر صحرا میں چل کر کسی سانپ کو بلاتے ہیں اور اس سے بات کرتے ہیں۔"

تھیوسانگ اور عنبر اسی وقت مکان سے نکل کر باہر ندی کے دوسرے کنارے پر آگئے۔ یہاں صحرائی میدان تھا اور ریت کے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے۔ عنبر نے خاص آواز نکال کر سانپ کو بلایا اور کہا اس علاقے میں اگر کوئی سانپ ہو تو سامنے آئے میں ناگ دیوتا کا بھائی بول رہا ہوں۔ اس کی آواز ایک سانپ نے سنی جو ریت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ٹیلے کے نیچے اپنے بل میں آرام کر رہا تھا۔ وہ آ
سنتے ہی دوڑا دوڑا عنبر کے سامنے آگیا۔ آتے ہی ا
نے پھن جھکا کر عنبر کو سلام کیا اور بولا!

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی کو میرا سلام پہنچے فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں!"

عنبر نے سانپ کی زبان میں جب اسے سارا ماجرا
تو سانپ چپ ہو گیا۔

پھر بولا!

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی!

ہم نے اپنے دادا سانپ سے سنا تھا کہ لاکھوں برس پہلے کنکھجورا عورت ہوا کرتی تھی جو کبھی کبھی اب بھی دنیا میں آجاتی ہے۔ اگر اس کا سامنا کسی سانپ سے ہو جائے تو وہ اسے زندہ نہیں چھوڑتی۔"

عنبر نے کہا!

"اگر اس میں تمہاری جان جانے کا خطرہ ہے تو پھر میں تمہیں اس کنکھجورا عورت کے مقابلے پر جانے کو ہرگز نہیں کہوں گا۔"

سانپ بولا!

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی!

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ کا حکم ٹالوں اور پھر یہ تو ایک انسان کی اور ایک باپ کے اکلوتے بیٹے کی زندگی کا سوال ہے۔ میں اس بچے کو ایسی ظالم عورت سے ضرور نجات دلاؤں گا۔"

سانپ نے عنبر کو بتایا کہ وہ آج رات کنکھجورا عورت کے کمرے میں جائے گا۔ اور اسے ہلاک کر ڈالے گا تاکہ غم زدہ باپ کے بیٹے کو اس عورت کے ظلم سے نجات مل جائے۔ کیونکہ یہ عورت نہیں بلکہ ایک چڑیل ہے۔ دوسری رات عنبر اور تھیوسانگ سانپ کا انتظار کرنے لگے۔ سانپ آدھی رات کو کمرے میں آگیا۔

عنبر نے کہا!

"تمہارے ساتھ میرا یہ بھائی تھیوسانگ بھی جائے گا۔ تاکہ اگر کوئی مشکل بن جائے تو تمہاری مدد کر سکے۔"

سانپ نے کہا!

"اس کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو تھیوسانگ میرے ساتھ چلا چلے۔ مگر اس کو دیکھ کر عورت حملہ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر دے گی۔"

عنبر نے کہا:

"تھیوسانگ بالکل چھوٹا سا بن کر تمہارے ساتھ جائے گا۔ مگر تم اس کنکھجورا عورت کو کس طرح ہلاک کرو گے؟"

سانپ نے کہا:

"میں اپنے منہ سے اس پر دور ہی سے زہر کی پچکاری ماروں گا۔ اس طرح سے مجھے یقین ہے کہ وہ وہیں مر جائے گی۔"

عنبر بولا:

"خدا کرے تم اپنی مہم میں کامیاب ہو جاؤ۔ اچھا اب تم لوگ جاؤ رات کافی گذر چکی ہے۔"

تھیوسانگ نے فوراً اپنے آپ کو چھوٹا کیا اور سانپ کے ساتھ ساتھ کمرے سے نکل گیا۔ عنبر وہیں پلنگ پر بیٹھ کر ان کی خیریت سے واپسی کی دعا مانگنے لگا۔ وشاگا کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ سانپ اور تھیوسانگ دروازے کے چھوٹے سے سوراخ میں سے گذر کر کمرے میں داخل ہو گئے۔ تھیوسانگ سانپ کو لکڑی کے صندوق کے

پیچھے لے گیا۔ جب رات گہری ہو گئی اور وشاگا کا خاوند گہری نیند سو گیا تو وشاگا اپنے پلنگ پر جا بیٹھی۔ پھر اس کے بازو ہوا میں لہرانے لگے۔ اور دیکھتے دیکھتے کنکھجورا بن کر اپنے بیمار خاوند ماران کی گردن سے لپٹ کر اس کا خون چوسنے لگی۔

سانپ حیرانی سے یہ دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ آہستہ سے صندوق کے پیچھے سے نکل کر اس پلنگ کی طرف بڑھا جس پر وشاگا اپنے بیمار خاوند کی گردن سے لپٹی اس کا خون پی رہی تھی۔ جونہی سانپ سرہانے کی جانب پہنچا وشاگا کو خطرہ محسوس ہو گیا۔ اس کا کنکھجورے کا جسم بیمار انسان کی گردن سے الگ ہو گیا۔ کنکھجورہ بجلی ایسی تیزی سے فضا میں بلند ہوا اور پھر اس کے جسم سے موت کی شعاع نکل کر نیچے گری۔ یہ قاتل شعاع اسی جگہ گری تھی جہاں کنکھجورا عورت کو خطرہ محسوس ہوا تھا۔ قاتل شعاع عین سانپ کے پھن کے اوپر آ کر گری تھی اور وہ وہیں بھسم ہو کر رہ گیا۔ اب اس کی جگہ فرش پر صرف سانپ کی راکھ ہی باقی رہ گئی تھی۔ تھیوسانگ کو سخت افسوس ہوا اور عورت پر بے حد غصہ بھی آیا سانپ نے ایک انسان کی زندگی بچاتے ہوئے اپنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جان دے ڈالی تھی۔ تھیوسانگ کا جی چاہا کہ وہ اس
چڑیل عورت کا جا کر گلا دبا دے۔ مگر پھر اسے عنبر کی
بات یاد آگئی کہ ایسی عورت کے جسم میں ایسی طاقت پیدا
ہو گئی ہوتی ہے کہ وہ جلتی آگ کو بجھا سکتی ہے۔ اور
جنگل میں اپنے اشارے سے آگ لگا سکتی ہے۔ اور
اگر کسی انسان پر اس کی شعاع پڑ جائے تو وہ بھی
کنکھجورا بن جاتا ہے۔

تھیوسانگ کسی نہ کسی طرح بھاگ کر عنبر کے پاس
آگیا اور سارا واقعہ سنایا۔ عنبر کو ناگ کی موت کا بے حد
افسوس ہوا۔ اب اس نے خود اس چڑیل کنکھجورا
عورت کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ دن نکلا تو وہ صحرا کے
جنگل میں نکل گیا۔ اسے یاد تھا کہ مصر کے صحراؤں میں
ایک ایسی جڑی بوٹی پیدا ہوتی ہے کہ اس کو اگر پانی
میں حل کر کے پی لیا جائے تو انسان پر کسی جادوگر کے
جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ مگر اس بوٹی کا اثر صرف دن
کے وقت ہوتا ہے۔ رات کو بوٹی کا اثر ختم ہو جاتا ہے
عنبر کو خوب معلوم تھا کہ اگر وہ بوٹی حاصل کرنے میں کامیاب
ہو گیا تو اس کا اثر اس کے جسم پر صرف دن کے
وقت ہی رہا کرے گا۔ رات کو اس کا اثر ختم ہو جائے گا

لیکن وہ ایک دکھی باپ کے اکلوتے بیٹے کی جان ایک
چڑیل عورت سے ضرور بچانا چاہتا تھا۔ نہیں تو وہ بس
اب تھوڑے دنوں کا ہی مہمان تھا۔ کنکھجورا عورت اس
کا خون چوس چوس کر اسے ختم کرنے ہی والی تھی۔ ایسی
عورتیں آدمیوں کا خون چوسنے کے بعد اسے مار کر کسی
دوسرے آدمی کی تلاش میں غائب ہو جاتی ہیں۔

عنبر نے تھیوسانگ کو کچھ نہ بتایا کہ وہ جڑی بوٹی
کی تلاش میں جا رہا ہے۔ وہ صحرا میں شام تک پھرتا
رہا۔ اسے وہ خاص بوٹی نہ ملی۔ دوسرے دن عدال کے
بیٹے ماران کی حالت نازک ہو گئی۔ عنبر ایک بار پھر
خدا کا نام لے کر صحرا میں نکل کھڑا ہوا۔ وہ ایک خشک
جھاڑیوں والے جنگل میں سے گذر رہا تھا۔ کہ اسے ایک
جھونپڑی کے باہر ایک بوڑھا بیٹھا نظر آیا۔ عنبر اس
کو سلام کر کے جانے لگا تو بوڑھے نے آواز دی۔

"بیٹا!

تو جس بوٹی کی تلاش میں ہے وہ تمہیں
اس جنگل میں کہیں نہیں ملے گی"

عنبر وہیں بوڑھے کے قدموں میں بیٹھ گیا۔

"بابا جان!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اگر آپ کو معلوم ہے کہ مجھے کس چیز کی تلاش ہے تو میری مدد کیجئے۔ میں ایک انسان کی جان بچانا چاہتا ہوں۔"

بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا!

"اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو؟"

عنبر بولا!

میں مصیبتیں اٹھانے کا عادی ہو چکا ہوں بابا جان۔ میرا خدا مالک ہے۔ مجھے کچھ ہو گیا تو خدا میری مدد کرے گا۔ کیونکہ جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں خدا ان کی ضرور مدد کرتا ہے۔"

بوڑھے نے کہا!

"مجھے تمہارے خیالات سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ وہ بوٹی میرے پاس موجود ہے چونکہ تم جڑی بوٹیوں سے واقف ہو۔ اس لئے اسے پہچان لوگے۔"

یہ کہہ کر بوڑھا جھونپڑی کے اندر گیا اور ال انگوٹھے کے برابر ایک بوٹی عنبر کو لا کر دی۔

عنبر نے بوٹی کو اچھی طرح دیکھا اور بولا!

"کچھ معلوم ہے محترم آپ کو کہ اس بوٹی کا اثر کتنی دیر تک رہتا ہے۔"

بوڑھے نے کہا!

"اس کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہے۔ تمہیں یہ خطرہ مول لینا ہی پڑے گا۔"

عنبر نے کہا!

"کوئی بات نہیں بابا جان۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

عنبر بوٹی لے کر واپس چل پڑا۔ کچھ دور جانے کے بعد اسے خیال آیا کہ اس نے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ اس بوٹی کو کس وقت پانی میں حل کر کے پینا ہے۔ وہ واپس جنگل میں آیا تو دیکھا کہ وہاں نہ جھونپڑی تھی۔ اور نہ ہی وہ بابا تھا۔ عنبر سمجھ گیا کہ قدرت نے غیب سے اس کی مدد کی ہے۔ وہ واپس تھیوسانگ کے پاس آ گیا۔ تھیوسانگ اس وقت مکان پر نہیں تھا۔ عنبر نے بوٹی کو مٹی کے پیالے میں رکھ کر اس میں آدھا گلاس پانی ڈالا تو بوٹی بڑی جلدی پانی میں گھل مل گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے وہ پانی پی لیا۔ وہ پانی کڑوا کڑوا تھا۔ اب وہ رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جب تھیو سانگ آیا تو اس نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ اس خیال سے کہ اگر عنبر کو کچھ ہو گیا تو تھیو سانگ اس کی مدد کر سکے۔ اور سمجھ جائے کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔

تھیو سانگ فکرمند ہو کر بولا!

"عنبر!

ایسی بوٹی تمہیں نہیں پینی چاہئے تھی۔ جس کا آدھا اثر ہوتا ہو۔ تمہیں کچھ ہو گیا تو ہم سب کو پریشانی ہو گی۔"

عنبر مسکرایا!

وہ تھیو سانگ!

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم لوگ تو ہزاروں برس سے اسی طرح دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے آتے ہیں۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ اور ہم اپنا فرض ضرور پورا کریں گے۔ اگر کچھ ہو جاتا ہے تو خدا مالک ہے۔ دیکھا جائے گا کم از کم ایک نوجوان لڑکے کی زندگی تو بچ جائے گی۔"

تھیو سانگ کہنے لگا!

"جیسے تمہاری مرضی۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ کیا تم آج رات کو جاؤ گے اس کے کمرے میں؟

عنبر نے کہا!

"ہاں!

مگر تم مجھے پہلے خبر دو گے کہ کنکھجورا عورت اس وقت بیمار نوجوان کا خون چوس رہی ہے۔"

جب یہ بات طے ہو گئی تو وہ رات ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ جب رات گہری ہو گئی تو عنبر نے تھیو سانگ کو بیمار نوجوان ماران کے کمرے کی طرف بھیجا۔ تھیو سانگ چوہا بن کر اس کے کمرے میں داخل ہو کر صندوق کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ آدھی رات کے بعد ماران کی بیوی دشا کا اٹھ کر اپنے پلنگ پر آئی اور آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی اور اپنے بازوؤں کو لہرانے لگی۔ پھر اس کے کتنے ہی بازو نکل آئے اور دیکھتے دیکھتے عورت سے کنکھجورا بن گئی۔

یہ حالت دیکھ کر تھیو سانگ صندوق کے پیچھے سے نکل کر عنبر کے پاس آگیا اور بڑا ہو کر بولا:

"عنبر!

وہ عورت کنکھجورا بن گئی ہے اور اس وقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماران کا خون چوس رہی ہے۔"

عنبر نے تھیو سانگ کو اسی جگہ ٹھہرنے کو کہا اور خو ایک کلہاڑی لے کر ماران کے کمرے کا دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک کنکھجورا جو کافی بڑا ہے ماران کی گردن کا خون چوس رہا ہے۔ آو سن کر ماران بھی جاگ پڑا اور اپنی گردن کے گرد کنکھجو کو دیکھ کر خوف کے مارے چیخ پڑا۔

عنبر نے کہا:

"ماران!

اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا۔ میں تمہاری مدد کو آگیا ہوں۔"

اور اس کے ساتھ ہی عنبر نے آگے بڑھ کر اس گردن سے کنکھجورا نوچ کر زمین پر پھینک دیا۔ کنکھجور کے جسم میں سے جادو کی شعاع نکل کر عنبر کے جسم پر پڑ مگر عنبر نے کنکھجورے کے جسم پر کلہاڑی مار کر اس کے چار پانچ ٹکڑے کر دیئے۔ شور سن کر ماران کا باپ بھ آگیا۔

عنبر نے کنکھجورے کی لاش کے ٹکڑے دکھاتے ہوئے کہا:

"دیکھو!

یہ وہ کنکھجورہ ہے جو تمہارے بیٹے کا خون چوس رہا تھا۔ اور اسے موت کی طرف لے جا رہا تھا۔ یہ کنکھجورہ تمہارے بیٹے کی بیوی وشاگا تھی۔"

ماران اور اس کا باپ دنگ ہو کر رہ گئے۔ عنبر پر بھی اب کنکھجورا عورت کی شعاع کا اثر ہونے لگا تھا۔ کیونکہ وہ رات کا وقت تھا۔ اور بوٹی کا عرق پینے کے باوجود جادو کا اثر رات کو ضرور ہو جاتا تھا۔ صرف دن کے وقت انسان پر اس جادو کا کوئی اثر نہیں رہتا تھا۔ عنبر کو کچھ ہونے والا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے ان لوگوں کے سامنے کچھ ہو۔

چنانچہ وہ بولا:

"اب ماران بالکل تندرست ہو جائے گا۔ میں نے اس چڑیل کو ختم کر دیا ہے۔ جو ماران کا خون چوسا کرتی تھی۔ اور اس کی بیوی کے روپ میں یہاں رہ رہی تھی۔ وہ ایک جادوگرنی تھی۔ کنکھجورا عورت تھی۔"

ماران کے باپ نے دیکھا کہ واقعی ماران کے چہرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر رونق سی آگئی تھی۔ اس نے عنبر کا شکریہ ادا
کیا اور اس کو گلے لگا لیا۔

پھر بولا!

"عنبر!

تمہارا جسم بھی گرم ہو رہا ہے۔ کیا تمہیں بخار
ہو گیا ہے؟"

یہ کنکھجورا عورت کی طلسمی شعاع کا اثر تھا۔

عنبر نے کہا!

"شاید مجھے ہلکا ہلکا بخار ہے۔ اچھا میں اب
جاکر آرام کرتا ہوں۔"

عنبر تیزی سے باہر نکلا اور اپنے کمرے میں آکر
بند کر دیا۔ تھیوسانگ جلدی سے اٹھ کر اس
پاس آیا اور بولا!

"خیریت رہی عنبر؟"

عنبر نے کہا!

"میں نے کنکھجورا عورت کو ہمیشہ کے لئے ختم
کر دیا ہے۔ اب دنیا کے کسی انسان کی زندگی
وہ تباہ نہیں کر سکے گی۔ مگر اس کی طلسمی
شعاع میرے جسم پر پڑ گئی تھی۔ چونکہ رات کا

وقت ہے اس لئے اس کی شعاع کا اثر
ہونا شروع ہو گیا ہے۔"

تھیوسانگ نے جلدی سے عنبر کا ہاتھ تھام لیا وہ
گرم تھا۔ پھر تھیوسانگ نے عنبر کے پاؤں پر ہاتھ رکھا
پاؤں بالکل ٹھیک ہیں اور اتنے گرم نہیں تھے۔
تھیوسانگ نے عنبر کو لیٹ جانے کا مشورہ دیا۔

عنبر بولا!

"ابھی کچھ رات باقی ہے۔ دن ہوتے ہی جادو کا
اثر ختم ہو جائے گا۔ مگر سوال یہ ہے کہ جادو کا
اثر کس قسم کا ہوگا۔ کیا میں بھی کنکھجورا بن جاؤں گا
تھیوسانگ تم میری حفاظت کرنا اگر ایسا ہوا تو۔
اور تم جنگل میں جانا وہاں ایک بزرگ شاید تمہیں
ملیں۔ ان کو جاکر میری مصیبت بیان کرنا۔ لیکن اگر
میں بالکل ٹھیک رہا تو کوئی بات نہیں۔ ویسے
دن کے وقت میں بھی تمہارے ساتھ جنگل میں
بزرگ کے پاس جا سکتا ہوں۔ کیونکہ دن کے
وقت بوٹی کے اثر کی وجہ سے جادو کا اثر ختم
ہو جاتا ہے۔"

عنبر یہ باتیں ہی کر رہا تھا کہ اسے اپنے جسم کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اوپر والے دھڑ میں سوئیاں سی چبھتی محسوس ہوئیں۔
اس نے تھیوسانگ سے کہا!

"میرے اوپر والے دھڑ میں سوئیاں چبھ رہی ہیں۔ میرا خیال ہے جادو کا اثر شروع ہو گیا ہے۔"

تھیوسانگ گھبرا گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ عنبر کی کیا مدد کرے۔ وہ اسے تسلی دینے لگا کہ رات تھوڑی ہی باقی رہ گئی ہے بوٹی کی وجہ سے دن نکلتے ہی جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی عنبر کا اوپر کا جسم کنکھجورے کا بن گیا۔ تھیوسانگ ایک بار تو ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے سامنے عنبر اس حالت میں پڑا تھا کہ اس کا نیچے والا جسم انسان کا تھا اور اوپر والا جسم کنکھجورے کا تھا۔

اس نے عنبر کو آواز دی۔

"عنبر!

کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟"

عنبر کے اوپر والے جسم پر کتنے ہی چھوٹے چھوٹے بازو نکل آئے تھے۔ اور وہ انہیں چلا رہا تھا۔ اس کی دو چھوٹی چھوٹی گول گول سرخ آنکھیں تھیوسانگ کو دیکھ ہی تھیں۔ عنبر نے تھیوسانگ کی آواز سن لی تھی مگر وہ انسانی واز میں اسے جواب نہیں سکتا تھا۔ عنبر نے اپنے ذہن اجائزہ لیا۔ اس کی انسانی یادداشت باقی تھی۔ وہ سمجھ ہا تھا کہ وہ عنبر ہے اور اس کے سامنے تھیوسانگ بیٹھا ریشان ہو رہا ہے۔ اسے تھیوسانگ کی خوشبو بھی آ رہی تھی ر وہ اسے انسانی آواز میں جواب نہیں دے سکتا تھا۔ عنبر نے آہستہ سے سر ہلایا۔ تھیوسانگ کچھ نہ سمجھ سکا۔ وہ اٹھ کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا کہ دن چڑھا ہے کہ نہیں۔ ابھی ت باقی تھی اس لئے جادو کا اثر ختم نہیں ہو سکتا تھا۔

تھیوسانگ عنبر کے پاس ہی بیٹھ گیا اور اسے کہنے لگا:

"عنبر!

اگر تم میری بات سن رہے ہو تو فکر نہ کرو۔ تھوڑی دیر میں صبح ہونے ہی والی ہے۔ پھر جڑی بوٹی کا اثر شروع ہو جائے گا اور جادو کا اثر ٹوٹ جائے گا۔"

اور پھر جب صبح ہوئی تو عنبر کا اوپر والا جسم دوبارہ انسانی ل اختیار کر گیا۔ عنبر جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنے جسم غور سے دیکھنے لگا اور بولا!

"میں کنکھجورہ بن گیا تھا۔ تھیوسانگ! مگر مجھے تمہاری آواز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آرہی تھی۔ میں تمہاری باتیں سمجھ رہا تھا۔ لیکن خود از
آواز میں نہیں بول سکتا تھا۔ مگر یہ اچھی بات ہو
کہ میں نے اس چڑیل کو ختم کر دیا ہے جو ایک او
کو موت کے غار کی طرف دھکیل رہی تھی۔ آؤ۔ اب
ماران کے پاس چلتے ہیں۔"

ماران کی طبیعت کنکھجورہ عورت کے مرتے ہی اچھی ہونے
تھی۔ وہ پلنگ پر اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا اور اپنے باپ
باتیں کر رہا تھا۔ باپ نے عنبر کو دیکھا تو اٹھ کر اسے
لگا لیا۔

کہنے لگا!

"عنبر بیٹا!

میں کس زبان سے تمہارا شکریہ ادا کروں۔ تو نے
میرے بچے کو دوبارہ زندگی دی ہے۔"

عنبر بولا!

"زندگی تو خدا نے اسے دی ہے اب تمہارے بیٹے
کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

ماران کہنے لگا!

"عنبر بھائی!

مجھے کیا معلوم تھا کہ میری بیوی ایک چڑیل ہے

کنکھجورا عورت ہے اور وہی میرا خون چوس رہی
ہے۔"

اس کا باپ بولا!

"کیا یہ کوئی جادوگرنی تھی عنبر!"

عنبر نے انہیں سمجھایا کہ یہ اصل میں کنکھجورا ہوتا ہے
جو انسانی شکل میں آکر انسانوں کے خون پر زندہ رہتا ہے
وہ عورت بھی بن جاتا ہے اور کوئی دوسرا جانور بھی بن
جاتا ہے۔

ماران کے باپ نے پوچھا!

"اب تمہارے بخار کا کیا حال ہے"؟

عنبر نے کہا!

"اب بالکل ٹھیک ہوں"

تھیوسانگ کہنے لگا!

"بس رات کو تھوڑا سا بخار ہو گیا تھا۔"

عنبر نے ماران کے باپ سے کہا!

"اب ہمیں اجازت دیں۔ ہم نے آپ کے
بیٹے کی بیماری کا علاج کر دیا ہے۔ وہ خدا
کے فضل سے ٹھیک ہو گیا ہے۔"

ماران اور اس کا باپ عنبر کو ابھی اپنے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی کچھ دیر رکھنا چاہتا تھا۔ مگر عنبر جس مصیبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔ اس کا اسے پورا علم تھا۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا ماران اور اس کے باپ کو پتہ چلے۔ چنانچہ وہ ان سے اجازت لے کر شہر سے باہر نکل آئے سورج چمک رہا تھا۔ آسمان پر دن کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ شہر سے باہر دریائے نیل بہہ رہا تھا۔ وہ دریا کے کنارے کنارے چلتے جب شہر سے کافی دُور نکل آئے تو ایک جگہ بیٹھ گئے۔

تھیوسانگ کہنے لگا:

"عنبر!

ماران کی مشکل تو تم نے حل کر دی اب تمہاری مشکل کا کیا حل ہو گا؟ رات ہونے پر تمہارا آدھا دھڑ کنکھجورے کا بن جائے گا"

عنبر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا:

"میرا خیال ہے کہ ہمیں جنگل میں جا کر اسی بوڑھے سے ملنا چاہئے جس نے مجھے یہ بُوٹی دی تھی"

تھیوسانگ نے کہا:

"مگر تم تو کہتے تھے کہ وہ وہاں سے غائب ہو گیا تھا"

عنبر بولا:

"ہو سکتا ہے اب وہ واپس آ گیا ہو۔ چلو وہاں چل کر دیکھتے ہیں اور اگر وہ وہاں نہ ہوا تو اسے جنگل میں تلاش کرتے ہیں"

دونوں دوست دریا کے کنارے سے اُٹھ کر خشک جھاڑیوں والے صحرائی جنگل میں آ گئے۔ یہاں بوڑھے کا جھونپڑا کہیں دکھائی نہ دیا۔ وہ اسکی تلاش میں جنگل میں اِدھر اُدھر پھرنے لگے۔ جنگل خشک اونچی جھاڑیوں سے بھرا پڑا تھا۔ جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے تھے۔ یہ جنگل کافی بڑا تھا۔ یہاں کوئی بڑا درخت نہیں تھا۔

تھیوسانگ نے جھاڑیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

"یہ جھاڑیاں جلی ہوئی لگتی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کبھی آگ لگی تھی۔

کیا خیال ہے تمہارا؟

عنبر نے جھاڑیوں کو غور سے دیکھ کر کہا:

"ہو سکتا ہے گرمی کی وجہ سے اس جنگل میں آگ لگ گئی ہو۔ مصر کے صحراؤں میں بہت سخت گرمی پڑتی ہے"

تھیوسانگ نے ایک ٹہنی کو توڑ کر سونگھا اور سوچ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پڑ گیا۔

عنبر نے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

"کیا سوچ رہے ہو"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"اس جلی ہوئی ٹہنی میں سے ایک خاص گیس اور تیزاب کی بو آ رہی ہے"

عنبر نے ہنس کر کہا:

"تو کیا ہوا؟

جب لکڑی جلتی ہے تو اس میں گیس بھی پیدا ہوتی ہے اور تیزاب کی بو بھی آتی ہے"

تھیوسانگ نے ٹہنی کو دوبارہ سونگھ کر کہا۔

"نہیں عنبر! یہ آگ دھوپ کی وجہ سے نہیں لگی مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ یہاں کبھی کوئی خلائی جہاز اترا ہو گا جس کی وجہ سے یہ جنگل جل گیا۔

عنبر نے پوچھا:

"کیا خلائی جہاز جلتا ہوا یہاں اترا ہو گا؟

"نہیں" تھیوسانگ نے کہا:

"بلکہ ممکن ہے وہ یہاں گر کر تباہ ہو گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی یہ جنگل بھی جل گیا ہو"

عنبر نے کہا:

"یہ تمہارا وہم ہے تھیوسانگ۔ یہاں بھلا کوئی خلائی جہاز کیسے اترے گا؟"

تھیوسانگ نے جواب دیا۔

"عنبر! میں خلائی انسان ہوں۔ جس طرح میں اپنے خلائی جہاز کے تباہ ہونے کے بعد یہاں اتر آیا ہوں اور کیٹی جیسے یہاں آگئی تھی۔ اسی طرح یہاں بھی کوئی خلائی جہاز ضرور کریش ہوا ہے"

عنبر کہنے لگا:

"مگر مجھے یہاں جلے ہوئے خلائی جہاز کا ڈھانچہ کہیں نظر نہیں آ رہا"

تھیوسانگ نے عنبر کو بتایا کہ جب کسی خلائی جہاز میں آگ لگتی ہے تو یہ آگ اتنی بھیانک ہوتی ہے کہ خلائی جہاز کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مورتی میں لڑکی

عنبر نے تھیوسانگ کی بات پر زیادہ دھیان نہ اور کہنے لگا کہ بھائی ان باتوں کو چھوڑ دو اور اس بو بابا کو تلاش کرو جو مجھے جادو کا توڑ بتائے گا۔ ا نے ایک بار پھر تلاش شروع کر دی۔ مگر تھیوسانگ کے دل میں ایک شبہ سا پڑ گیا تھا کہ یہاں کوئی خلائی ضرور گر کر تباہ ہوا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ کوئی خلائی جہاز نیچے زمین پر آ کر تباہ ہوتا ہے تو اس خلاباز باہر چھلانگ لگا کر زندہ بچ جاتا ہے۔ تھیوسا کو یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی خلاباز یہاں ضرور اترا ہے

عنبر نے لمبا سانس کھینچ کر کہا:

"تھیوسانگ! مجھے گلاب کی خوشبو آ رہی ہے"۔

تھیوسانگ نے اِدھر اُدھر دیکھ کر کہا:

"یہاں تو دور دور تک گلاب کا کوئی پھول نظر نہیں آتا"۔

عنبر جھاڑیوں میں سے گذرتا ایک جلی ہوئی جھاڑی کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک جلی ہوئی جھاڑی کے نیچے ایک گلہری بیٹھی ہے۔ گلاب کی خوشبو اس گلہری کے جسم میں سے آ رہی ہے۔ عنبر نے گلہری کی طرف دیکھا۔ وہ گلہری کی زبان نہیں جانتا تھا۔ گلہری نے ایک آدمی کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پایا تو باریک انسانی آواز میں بولی:

"تم مجھے تعجب سے کیوں دیکھ رہے ہو"؟

عنبر نے تھیوسانگ کی طرف حیرانی سے دیکھا اور کہا:

"تھیوسانگ!

یہ گلہری تو انسانی زبان جانتی ہے"۔

گلہری نے کہا:

"ہاں۔

میں انسانی زبان جانتی ہوں۔ مگر جب اس جھاڑی کے نیچے گھر نہیں بنایا تھا تو انسانی زبان نہیں جانتی تھی"۔

عنبر نے سوال کیا کہ اس جھاڑی میں کون سی ایسی خاص بات ہے کہ تو انسان کی زبان میں بولنے لگی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گلہری نے جواب دیا۔

"بھائی! یہ جھاڑی پیچھے سرخ گلاب کی ہے اور یہاں ایک بزرگ کی جھونپڑی ہوا کرتی تھی۔ میں روزانہ اس جھاڑی کے نیچے آکر بیٹھ جایا کرتی۔ بزرگ مجھے روٹی کے ٹکڑے ڈالا کرتے تھے۔ گلاب کی جھاڑی کے نیچے بیٹھنے کی وجہ سے میرے جسم میں گلاب کی خوشبو آگئی ہے کیونکہ جب میں بیٹھی ہوتی تھی تو مجھ پر گلاب کی پنکھڑیاں گرا کرتی تھیں۔ اس سے ایک بات ثابت ہوتی ہے کہ انسان اگر اچھی صحبت میں رہے تو وہ بھی اچھا بن جاتا ہے۔ میں گلاب کے پھولوں کے پاس رہی اور مجھ میں گلاب کی خوشبو پیدا ہو گئی۔"

تھیو سانگ نے پوچھا!

"مگر تم انسانی زبان کیسے بولنے لگیں۔؟"

گلہری نے کہا!

"یہ اس بزرگ کی نیک باتوں کا اثر ہے وہ مجھے مخاطب کر کے مجھے اچھی اچھی باتیں بتایا کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔

گلہری!

اگرچہ تو جانور ہے مگر تیرا بھی ایک دن حساب کتاب ہو گا۔ اس لئے کسی دوسری گلہری کو دکھ نہ دینا۔ اپنے ماں باپ کی خدمت کرنا۔ بچوں کا خیال رکھنا

پھر وہ بزرگ ایک دن خدا جانے کہاں چلے گئے کہ پھر کبھی واپس نہ آئے۔ پھر بھی دن میں ایک بار اس گلاب کی جھاڑی کے نیچے آکر ضرور بیٹھ جاتی ہوں کہ شاید ان بزرگ کا کبھی ادھر سے گذر ہو جائے۔"

تھیو سانگ نے پوچھا!

"گلہری بہن!

کیا تم بتا سکتی ہو کہ اس جنگل کو آگ کیسے لگی تھی؟"

گلہری نے کہا!

"مجھے معلوم نہیں کہ اس جنگل میں آگ لگی تھی کہ نہیں۔ میں پانچ سال سے یہاں رہ رہی ہوں۔ میرے سامنے تو یہاں کوئی آگ نہیں لگی۔ ہو سکتا ہے کہ مجھ سے پہلے یہاں کبھی کوئی آگ لگی ہو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر اور تھیو سانگ نے گلہری کا شکریہ ادا کیا اور آگے
دیئے۔

عنبر نے تھیو سانگ سے کہا:

"تمہیں اپنے خلائی جہاز کی پڑی ہے اور مجھے یہ فکر
کھائے جا رہا ہے کہ رات کے وقت میرا آدھا دھ
کنکھجورے کا بن جائے گا۔"

تھیو سانگ کہنے لگا:

"عنبر!

تم تو جڑی بوٹیوں کے ماہر ہو۔ تمہیں کوئی ایسی
بوٹی یاد نہیں جو رات کو بھی جادو کا اثر توڑ
ڈالے۔"

عنبر بولا:

"بس یہی ایک بوٹی مجھے یاد تھی جو بزرگ نے
مجھے دی۔ اس کے سوا کوئی ایسی بوٹی مجھے
معلوم نہیں ہے۔"

یونہی باتیں کرتے ہوئے وہ چلے ہوئے جنگل
بہت دور نکل آئے۔ یہاں زمین پر انہیں ایک سیاہ
پڑی دکھائی دی۔ تھیو سانگ نے اسے جھک کر
پھر چونک کر بولا۔

"عنبر!

یہ دیکھو یہ خلائی لباس کے ہیلمٹ کا ٹکڑا ہے۔"

اب عنبر نے بھی اس ٹکڑے کو غور سے دیکھا۔ وہ جل
کر سیاہ پڑ چکا تھا۔

عنبر کہنے لگا:

"یار یہ تو مجھے یونہی لکڑی کا جلا ہوا ٹکڑا لگتا ہے۔"

تھیو سانگ اس ٹکڑے کو ہاتھ میں لئے سونگھ
رہا تھا۔ بولا:

عنبر!

"میں خلائی انسان ہوں میں دعوے سے کہہ سکتا
ہوں کہ یہ کسی خلائی جہاز کے ہیلمٹ کا ٹکڑا
ہے۔ جو کسی وجہ سے جل گیا ہے۔"

عنبر نے کہا:

"یہ تمہارا وہم ہے اور اگر تمہارا خیال ٹھیک بھی ہو
تو پھر خلاباز کہاں بچا ہوگا۔ جس کا ہیلمٹ
جل گیا ہے وہ خود بھی جل کر ہلاک ہو گیا ہوگا۔"

تھیو سانگ کہنے لگا:

نہیں! یہ ہیلمٹ الگ ہو گیا تھا۔ مجھے یقین ہے
کہ خلائی انسان ضرور زندہ ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر خاموش رہا دن گذرتا چلا جا رہا تھا۔ تھیوسانگ جلی ہوئی جھاڑیوں میں خلائی انسان کی تلاش میں نکل جب واپس آیا تو شام ہو رہی تھی۔ اور عنبر کو بخار گیا تھا۔

عنبر نے کہا!

"مجھ پر جادو کا اثر شروع ہو گیا ہے تھیوسانگ"

تھیوسانگ پریشان ہو گیا۔

کہنے لگا!

"تم گھبراؤ نہیں! بہت جلد تمہارے جادو کا توڑ بھی ضرور معلوم ہو جائے گا"

عنبر نے کہا!

"رات کو جب میرا آدھا دھڑ کنکھجورے کا بن جا تو مجھے اسی جگہ رہنے دینا۔ کل صبح دیکھا جائے گا۔ یہاں سامنے جو چھوٹا سا غار نظر آ رہا ہے۔ مجھے اس کے اندر لٹا دینا اور تم غار کے باہر میری حفاظت کرنا"

جب شام ہوئی تو عنبر کے اوپر والے دھڑ میں چبھنا شروع ہو گئیں۔ عنبر خود ہی اٹھ کر غار کے اند لیٹ گیا۔ جب رات کا اندھیرا چھایا تو عنبر کا اوپر وال

کنکھجورے کا بن گیا۔ تھیوسانگ نے اسے غار میں وہیں لیٹے رہنے دیا اور بولا!

"عنبر!

میں غار کے باہر بیٹھ کر پہرہ دیتا ہوں تم اسی جگہ پڑے رہنا میں تمہاری حفاظت کر رہا ہوں فکر مت کرنا"

یہ کہہ کر تھیوسانگ غار کے باہر آ کر بیٹھ گیا۔ چاندنی ہلکی ہلکی پھیلی ہوئی تھی۔ جو بہت پراسرار لگ رہی تھی۔ چاروں طرف موت ایسی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ تھیوسانگ غار کے باہر ریت پر بیٹھا دور تک پھیلی ہوئی سیاہ جھاڑیوں کو دیکھ رہا تھا۔ جو اندھیرے اور چاندنی میں عجیب ڈراؤنی لگ رہی تھیں۔ اچانک تھیوسانگ کو ایک عجیب سی آواز اس خاموشی کے جنگل میں سنائی دی۔ پہلے تو وہ سمجھا کہ کسی جانور کی آواز ہوگی۔ لیکن جب دوسری بار آواز آئی تو تھیوسانگ نے کان لگا دیئے۔

یہ پراسرار آواز جلی ہوئی جھاڑیوں کے جنگل کے دوسرے کنارے سے آتی معلوم ہو رہی تھی۔ یہ آواز ہوا کے ساتھ قریب آئی تو تھیوسانگ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ یہ آواز کسی خلائی انسان کی تھی۔ جب کسی خلائی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسان پر مصیبت پڑتی یا وہ مرنے کے قریب ہوتا تھا تو ایسی ہی آواز نکالتا ہے۔ تھیوسانگ ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر وہ عنبر کو اکیلا چھوڑ کر جاتا ہے تو کہیں کوئی جنگلی جانور غار میں داخل ہو کر عنبر کو نقصان نہ پہنچائے۔ تھیوسانگ نے جلدی جلدی بہت سی جھاڑیاں توڑ کر اس کو غار کے منہ پر اس طرح لگا دیا کہ کوئی جانور اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر وہ اس طرف چلنے لگا جدھر سے اسے پراسرار خلائی آواز آئی تھی۔ آواز تھوڑی دیر بعد پھر سنائی دی۔ تھیوسانگ تیز تیز قدموں سے اس طرف چل پڑا۔ آواز بند ہو گئی۔ وہ جنگل کی جھاڑیوں کے نیچے سے گذرتا کافی آگے نکل آیا۔ یہاں زمین پر جگہ جگہ جلی ہوئی ریت کے بڑے بڑے ڈھیر پڑے تھے۔

تھیوسانگ نے ریت اٹھا کر سونگھی۔ اسے یقین ہو گیا کہ خلائی جہاز اسی جگہ گر کر راکھ ہوا ہو گا۔ کیونکہ جلی ہوئی ریت میں سے خلائی جہاز کے ایندھن کی بو آ رہی تھی۔ اس بو کو تھیوسانگ خوب پہچانتا تھا۔ وہ رک کر آواز سننے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہی آواز پھر بلند ہوئی۔ اب تھیوسانگ نے بھی اسی قسم کی خلائی

آواز منہ سے نکالی۔ دوسری طرف سے خلائی آواز میں تھیوسانگ کو کہا گیا کہ ادھر آؤ۔ ادھر آؤ۔ ادھر آؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ میں مر رہا ہوں۔ تھیوسانگ آواز کی طرف دوڑنے لگا۔ وہ تیزی سے جھاڑیوں کے بیچ میں سے گذر رہا تھا۔ اچانک ایک جگہ پر پہنچ کر وہ رک گیا۔ اس نے دیکھا کہ جلی ہوئی گھاس پر ایک خلائی انسان اس حالت میں پڑا تھا کہ اس کا آدھے سے زیادہ جسم جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ صرف چھاتی کے اوپر کا حصہ باقی تھا۔ اس کے سر پر ہیلمٹ بھی نہیں تھا۔ اس خلائی انسان کی شکل انسانوں ایسی تھی۔ تھیوسانگ فوراً سمجھ گیا کہ وہ اسی سیارے کی مخلوق ہے جس سیارے سے تھیوسانگ آیا تھا۔ اس نے اپنی زبان میں اس کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو؟ یہاں کیسے آ گئے؟"

خلائی انسان کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ اس نے تھوڑی سی آنکھیں کھولیں اور خلائی زبان میں کہا:

"تم بھی مجھے اپنے سیارے کی مخلوق لگتے ہو تمہارا نام کیا ہے۔؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرا نام تھیو سانگ ہے میں تمہارے ہی سیارے
رہنے والا ہوں۔

تھیو سانگ نے جھک کر کہا۔

خلائی انسان کے چہرے پر زندگی کی آخری چمک
پیدا ہو گئی۔

وہ بڑی مشکل سے بولا!

"تھیو سانگ! میں — میں مر رہا ہوں میرے
ساتھ میرے ساتھ —"

اور خلائی انسان کی زبان لڑکھڑا گئی۔

تھیو سانگ نے جلدی سے کہا!

"تمہارے ساتھ کون تھا؟ کون تھا تمہارے ساتھ
میرے دوست؟ مجھ سے بات کرو میں تمہارا بھائی
ہوں۔"

مگر خلائی انسان مر چکا تھا۔ تھیو سانگ نے اس
جلے ہوئے ہاتھوں کو دیکھا۔ اس کے ہاتھوں کی ساری انگلیاں
کٹی ہوئی تھیں۔ وہ سمجھ گیا کہ اب یہ زندہ نہیں بچ سکتا
پھر خلائی انسان تھیو سانگ کی آنکھوں کے سامنے آہستہ
آہستہ سلگنے لگا۔ پھر اس کا باقی بچا ہوا جسم دھواں
کر تحلیل ہو گیا۔

خلائی انسان ختم ہو چکا تھا اب زمین پر صرف اس
کے جسم کی راکھ کا نشان باقی تھا۔ تھیو سانگ کو افسوس
ہو رہا تھا کہ وہ مرنے سے پہلے یہ نہیں بتا سکا کہ اس
کے ساتھ اور کون خلائی انسان تھا۔ اگر اس کے ساتھ
کوئی دوسرا خلائی انسان بھی تھا تو وہ ضرور زندہ ہو گا۔
یہی بات وہ تھیو سانگ کو بتانا چاہتا تھا۔ تھیو سانگ
ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے سوچنے لگا کہ یہ خلائی جہاز اس
کے سیارے سے کب آیا۔ گھڑی نے تو کہا تھا کہ پانچ
سال تک یہاں کوئی خلائی جہاز نہیں گرا تھا۔ پھر یہ خلائی
انسان پانچ برس تک یہاں کیسے پڑا رہا۔ تھیو سانگ
کو خیال آیا کہ ان کے اور زمین والوں کے وقت میں
زمین آسمان کا فرق ہے۔ خلائی سیارے کا ایک منٹ
زمین والوں کے پانچ سال کے برابر ہوتا ہے۔

تھیو سانگ کو اب اس خلائی انسان کی تلاش تھی
جو مرنے والے خلائی انسان کے ساتھ تھا۔ ہو سکتا ہے
خلائی جہاز کے کریش ہونے سے پہلے دونوں خلائی
انسانوں نے زمین پر چھلانگ لگا دی ہو۔ ایک مر گیا
اور دوسرا زندہ ہو۔ تھیو سانگ جھاڑیوں میں آگے
چل دیا۔ چاند اب مغرب کی طرف جھک گیا تھا۔ جنگل پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندھیرا چھا رہا تھا۔ تھیوسانگ کچھ دیر اور اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے واپس غار کے دہانے پر آگیا۔ غار کا منہ اسی طرح درختوں کی شاخوں سے بند تھا۔ جس طرح تھیوسانگ اسے بند کرکے گیا تھا۔ تھیوسانگ شاخیں ہٹا کر اندر داخل ہوگیا۔ وہ دھک سے رہ گیا کہ غار اندر سے خالی ہے عنبر غار میں موجود نہیں ہے۔ تھیوسانگ گھبرا کر باہر کو دوڑا اس نے عنبر کو آوازیں دینا شروع کردیں۔ اس کی آواز ہر بار گونج کر رہ جاتی۔ کسی طرف سے عنبر کی آواز نہیں آرہی تھی۔ تھیوسانگ بڑا پریشان ہوا کہ یاخدا عنبر کو کون اٹھا کر لے گیا ہے۔؟ کہیں وہ خود ہی تو باہر نکل کر نہیں چلا گیا۔ مگر غار کے منہ پر درختوں کی شاخوں والا دروازہ اسی طرح بند تھا۔ اگر وہاں سے کوئی گذرتا یا اندر جاتا تو دروازہ ضرور پرے ہٹا دیا جاتا۔ اور شاخیں ٹوٹ پھوٹ جاتیں مگر ایسا بالکل نہیں ہوا تھا۔

پھر عنبر کہاں چلا گیا:

کوئی درندہ اگر اندر جاتا تو زمین پر اس درندے کے پاؤں کے نشان ہوتے۔

ساری رات تھیوسانگ نے اسی پریشانی میں گذار دی صبح کے وقت جب جنگل میں دن کی روشنی ہوئی تو زمین

پر جھک کر تھیوسانگ نے دیکھا۔ زمین پر کسی انسان کسی جانور یا کسی درندے کے قدموں کے نشان بھی نہیں تھے اب تو تھیوسانگ کی حیرانی میں بہت اضافہ ہوگیا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ آخر عنبر کہاں اور کیسے غائب ہوگیا؟ اب اس نے جنگل میں عنبر کو تلاش کرنا شروع کردیا۔ اس نے سارا جنگل چھان مارا مگر اسے عنبر کا کہیں کوئی سراغ نہ ملا تھیوسانگ کو اتنا معلوم تھا کہ جونہی صبح کی روشنی پھیلے گی عنبر انسانی شکل میں واپس آجائے گا۔ اور پھر وہ جہاں کہیں بھی ہوگا وہاں سے اسی غار میں واپس آجائے گا۔ اس لئے تھیوسانگ نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ غار میں ہی رہے اور وہاں سے دور نہ جائے۔

اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ عنبر کے ساتھ کیا گذری؟۔

جب تھیوسانگ خلائی آواز کے پیچھے چلا گیا اور غار کے منہ پر شاخوں کا چھاپہ بنا کر لگا گیا تو اس وقت غار میں عنبر اسی حالت میں نیم مدہوش پڑا تھا کہ اس کا اوپر والا جسم کنکھجورے کا اور نچلا دھڑ انسان کا تھا۔ عنبر اپنے جسم میں وہ طاقت محسوس نہیں کر رہا تھا جو اس کی خاص طاقت تھی۔ اس وقت جنگل میں سے دو ایسے آدمی گذرے جو مندروں کے چور تھے۔ اس زمانے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لوگ مگرمچھوں، بلیوں اور طرح طرح کے جانوروں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ مندروں میں ان کی مورتیاں بنا کر رکھ دیتے اور پھر ان کی پوجا کرتے۔ کہیں کہیں لوگ جھوٹے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے ان کے آگے عجیب وغریب مخلوق کی قربانی بھی دیتے تھے۔ مثلاً اگر کوئی کہیں سے ایسا بچہ مل جاتا جس کا ناک لمبا ہوتا یا ماتھے پر کالا نشان ہوتا یا دو آپس میں جڑے ہوئے بچے مل جاتے تو مندروں کے پجاری بھاری رقم دے کر اپنی قربانی کے لئے خرید لیتے۔ پھر کسی امیر آدمی کے ہاتھ بھاری منافع لے کر بیچ دیتے جو انہیں دیوتا کی مورتی کے آگے قربان کروا دیتا تھا۔

یہ دونوں چور جنگل میں سفر کرتے کرتے تھک گئے تھے انہوں نے ایک غار دیکھا کہ اس کے منہ پر چھاپہ لگا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ یہاں تھوڑی دیر آرام کر لیتے ہیں۔ دن نکلے گا تو شہر کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ وہ اپنے ساتھ کپڑے میں لپیٹ کر ایک چھوٹا مگرمچھ لائے تھے تاکہ اسے مگرمچھ کے مندر میں جا کر فروخت کر سکیں۔

جب وہ چھاپہ آہستہ سے الگ کر کے غار میں داخل ہوئے تو انہوں نے موم بتی روشن کر دی۔ چونکہ وہ چور تھے۔ اس لئے انہوں نے نشانوں والے چھاپے کو اسی طرح سے پرے ہٹایا تھا کہ کسی کو پتہ نہیں چل سکتا تھا۔ کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹایا گیا ہے۔

اچانک ایک چور نے کہا!

"بھائی! مجھے یہاں کسی کے سرسرانے کی آواز آ رہی ہے۔"

دوسرے چور نے موم بتی کی روشنی غار کے پیچھے ڈالی تو وہ چونک کر پیچھے ہٹ گیا۔

"ادھر دیکھو۔ وہ کیا ہے؟"

اب ان کے سامنے ایک ایسا انسان پڑا تھا جس کا نچلا دھڑ انسان کا اور اوپر والا دھڑ کنکھجورے کا تھا۔ ایسی مخلوق انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

ایک چور نے کہا!

"بڑا قیمتی مال ہمارے ہاتھ لگا ہے۔ اگر ہم اسے یہاں سے لے جا کر کنکھجورا دیوتا کی قربانی کے لئے پروہت کے پاس فروخت کر دیں تو ہمیں بھاری رقم ملے گی۔"

"مگر ہم اسے پکڑیں گے کیسے؟"

دوسرے چور نے کہا!

پہلا چور بولا!

"ہم اسے بوری میں بند کر کے لے جائیں گے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ کنکھجورا ہی تو ہے یہ ہمیں کیا کہے گا؟

عنبران کی باتیں غور سے سن رہا تھا مگر وہ کچھ نہیں سکتا تھا۔ دونوں چوروں نے بوری نکال کر عنبر کو اس میں بند کر دیا اور اسے باندھ کر رکھ لیا۔

پھر وہ اسے لے کر غار سے باہر آگئے۔ باہر آنے بعد انہوں نے شاخوں کا چھاپہ ویسے ہی غار کے منہ لگا دیا اور باہر جو اُن کے قدموں کے نشان تھے وہ مٹا دیئے۔ تاکہ کوئی ان کے پیچھے پیچھے نہ آسکے۔ وہاں سے شہر زیادہ دور نہیں تھا۔ بس سامنے دریا ہی چور سیدھے باہر والے اس مندر میں پہنچے جس کنکھجورے کی مورتی کی پوجا ہوتی تھی۔ جب اس پجاری نے ایک ایسا انسان دیکھا کہ جس کا آدھا دھ کنکھجورے کا تھا تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ پجاری سونے کے پچاس ہزار سکے" دے کر چوروں سے عنبر کو خ لیا۔

پجاری نے بوری میں بند عنبر کو پچھلی کوٹھڑی میں دیا اور اسی وقت گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کے سب امیر آدمی کی حویلی میں جا پہنچا اسے جگایا اور بتایا کہ میرے ہاتھ ایک ایسا انسان لگا ہے جس کا اوپر والا دھڑ کنکھجورے کا ہے۔ اگر تم اسے خرید کر دیوتا پر قربان

کر دو گے تو تمہاری شہرت سارے شہر میں پھیل جائے گی۔ اور ہو سکتا ہے بادشاہ فرعون تمہیں اپنے دربار میں شامل کرلے۔ امیر اسی وقت گھوڑے پر سوار ہوا اور پجاری کے مندر میں جا پہنچا۔ اس نے اپنی آنکھوں سے عنبر کو دیکھا تو حیرت میں گم ہو کر رہ گیا۔ ایسا انسان اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

امیر نے پجاری سے کہا۔

"تم اسے میری امانت سمجھ کر رکھو۔ میں نے اسے خرید لیا ہے۔ صبح ہوتے ہی سونے کے پچاس ہزار سکے لے کر تمہارے پاس اپنی امانت لینے آجاؤں گا۔"

پجاری تو بے حد خوش ہوا۔ اس کے پاؤں زمین سے نہیں لگتے تھے۔ ایک دم اسے سونے کے پچاس ہزار سکے ملنے والے تھے۔ یہ اس زمانے میں بہت بڑی رقم تھی۔ اتنی رقم پجاری اپنی ساری زندگی میں نہیں کما سکتا تھا۔ اس نے عنبر کی کوٹھڑی کو دو تالے لگا دیئے تاکہ وہ باہر نہ نکل سکے۔ اس سے فارغ ہو کر پجاری اپنی کوٹھڑی میں جا کر لیٹ گیا۔

جب دن کی روشنی پھیلی تو عنبر پر سے جادو کا اثر اترنا شروع ہو گیا۔ وہ بوری کے اندر بند تھا اب وہ پورا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسان بن گیا تھا۔ اس کی ساری طاقت واپس آ گئی تھی۔ عنبر نے بوری کو پھاڑ دیا اور باہر نکل آیا۔ کوٹھڑی میں دن کی روشنی آ رہی تھی۔ عنبر نے دروازے کو باہر کی طرف دھکیلا۔ دروازے پر باہر دو تالے لگے تھے۔ عنبر نے جو زور سے جھٹکا دیا تو نہ صرف یہ کہ دونوں تالے ٹوٹ گئے بلکہ دروازہ بھی ٹوٹ کر گر پڑا۔ اس کے شور کی آواز سے پجاری دوڑتا ہوا آ گیا۔ اس نے کوٹھڑی کے باہر ایک نوجوان کو کھڑے دیکھا تو بوکھلا کر بولا۔

"تم کون ہو!

یہاں کیسے آ گئے ہو؟"

عنبر نے کہا!

میں اس کنکھجورے انسان کا اصلی مالک ہوں جس کو چور تمہارے پاس بیچ گئے ہیں۔ میں اسے واپس لینے آیا ہوں"

پجاری کا پارہ چڑھ گیا۔ اس نے بھاگ کر کوٹھڑی میں دیکھا کہ کنکھجورا آدمی غائب تھا۔

اس نے عنبر کو پکڑ لیا!

"بدمعاش!

ایک تو مندر کے مال کو چرا کر لے گئے ہو اوپر سے الٹا ہمیں ڈانٹتے ہو؟ بتاؤ کنکھجورا آدمی

کہاں ہے؟ ہمیں نے اسے بھاری رقم دے کر خریدا تھا"

عنبر نے ایک ہی جھٹکے میں اسے پرے پھینک دیا عنبر کی طاقت سے پجاری ڈر گیا۔

کہنے لگا!

"بھائی اگر چوروں نے وہ تم سے خریدا تھا تو میرا اس میں کیا قصور ہے۔ مجھ سے تو چور سونے کے پچاس ہزار سکے لے گئے ہیں۔ میں کیا کروں۔

عنبر نے پوچھا!

"چور کہاں گئے ہوں گے؟"

پجاری نے کہا!

"وہ اس وقت شہر کی ایک سرائے میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور وہاں عیش کر رہے ہوں گے"

عنبر پجاری کے مندر سے باہر نکل آیا۔ اس کو پجاری پر رحم سا آ گیا۔ کہ چور اسے ٹھگ گئے ہیں۔ ان سے پجاری کی رقم واپس لے لینی چاہیئے۔ مگر عنبر کو سب سے پہلے تھیو سانگ کی فکر تھی۔ وہ وہاں سے سیدھا جنگل والے غار میں جانا چاہتا تھا۔ لیکن پجاری روتا پیٹتا باہر آ گیا اور عنبر کے آگے ہاتھ باندھ کر بولا!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بھائی میری ساری پونجی چور لے گئے ہیں۔ میں تو تباہ ہو گیا ہوں، میری مدد کرو۔"

تب عنبر نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ چوروں سے ... کی رقم واپس لائے۔ وہ سرائے کا پتہ پوچھ کر وہاں آ گیا۔ اس نے چوروں کو دیکھا ہوا تھا ... کو دونوں چور غار سے نکال کر لائے تھے۔ مگر ... کو نہیں پہچان سکتے تھے۔ کیونکہ اس وقت عنبر کا دھڑ کنکھجورے کا تھا۔ سرائے میں پہنچ کر عنبر ... چلا کہ رات کو دو نئے مسافر آئے تھے مگر صبح شہر کے سب سے بڑے مندر کے پجاری سے ... چلے گئے ہیں شائد یہ چور بڑے مندر کے پجاری کو کسی نئے سودے کے لئے گئے تھے۔

عنبر بڑے مندر کے دروازے پر پہنچ کر رک ... کیونکہ اندر کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ... لوگوں کو اسی وقت اندر آنے کی اجازت ہو ... جب وہاں پوجا ہو رہی ہو۔

عنبر نے چوکیدار سے کہا:

"مجھے بڑے پجاری سے ملنا ہے۔ مجھے اندر جانے دو۔ بہت ضروری کام ہے"

چوکیدار نے کہا:

"میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا۔ خاموشی سے واپس چلے جاؤ۔"

عنبر پیچھے ہٹ گیا۔ وہ ایک غریب چوکیدار کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔ وہ مندر کی دوسری طرف ... میں آ گیا۔ یہاں اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک تابوت فرش پر رکھے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

عنبر نے پوچھا:

"یہ کس کا تابوت ہے بھائیو؟"

ایک آدمی نے کہا:

"بھائی یہ ایک بلّی کا تابوت ہے جو مر گئی ہے اور اب اسے بڑے مندر میں دیوتا کے قدموں میں دفن کرنے کے لئے لے جایا جا رہا ہے۔"

عنبر نے پوچھا کہ پھر وہ لوگ وہاں بیٹھے کس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس آدمی نے بتایا کہ جب ... بلّی کا مالک (جو شہر کا رئیس ہے) آتا نہیں ہم مندر میں تابوت لے کر داخل نہیں ہو سکتے۔ معلوم ہوا ہے کہ بلّی کا مالک راستے میں غم کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا ہے اور حکیم اس کا علاج کر رہے ہیں۔ اتنے میں دو آدمی دوڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوڑے آئے اور انہوں نے آکر بتایا کہ بلی
مالک کی حالت خراب ہو گئی ہے۔ جلدی چلو۔ تا
والے آدمیوں نے عنبر سے کہا:

"بھائی ہم ابھی آتے ہیں۔ جب تک تو یہاں
ٹھہر کر اس تابوت کی حفاظت کرنا۔ ہم تجھے
سونے کا ایک سکہ دیں گے۔"

اور وہ سارے تابوت والے آدمی چلے گئے
جب اکیلا رہ گیا تو اس نے سوچا کہ مندر میں د
ہونے کا ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اس تابو
میں لیٹ جائے۔ پس اس نے ادھر ادھر دیکھ
وہاں گلی میں کوئی نہیں تھا۔ عنبر نے تابوت کا ڈھ
اٹھایا۔ تابوت میں ایک بلی کی لاش پڑی تھی۔
نے بلی کی لاش کو دم سے پکڑ کر اٹھایا اور دور
میں پھینک دیا پھر خود اس تابوت کے اندر اتر
لیٹ گیا۔ اور ڈھکنا بند کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں دا
واپس آگئے۔

عنبر کو آواز آئی۔

"بھائی۔

وہ جو آدمی ہم تابوت کی حفاظت کے لئے یہاں
چھوڑ گئے تھے کہاں چلے گیا؟"

دوسرا بولا!

وہ تھک کر چلا گیا ہوگا۔ اب اس کی فکر چھوڑ دو
اور تابوت اٹھاؤ۔ تاکہ ہم اسے مندر میں ڈال
کر اس مصیبت سے نجات حاصل کریں۔"

انہوں نے تابوت اٹھایا اور مندر کے دروازے
کی طرف چل پڑے۔ اچانک تابوت اٹھانے
والوں کی آواز آئی۔

"یار یہ تابوت اتنا بھاری کیوں ہو گیا ہے؟
پہلے تو بلی کی لاش کا اتنا وزن نہیں تھا۔

دوسرے کی آواز آئی۔

"یہ دیوتا کی امانت بلی ہے۔ اسی وجہ سے
اس کا وزن بڑھ گیا ہے۔ تم خاموشی سے
چلتے جاؤ۔ ایسی باتیں نہیں کیا کرتے۔"

انہوں نے تابوت کو مندر کے اندر لے جاکر ایک
کونے میں رکھ دیا۔

عنبر کو آواز آئی:

"چلو ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔
اب واپس چلتے ہیں۔"

جب ان کے قدموں کی چاپ دور ہوتے
ہوتے غائب ہو گئی تو عنبر نے تابوت کا ڈھکنا کھول

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر باہر دیکھا۔ وہ ایک پتھر کی دیواروں والے چھوٹے سے کمرے میں تھا۔ جہاں سامنے والی دیوار کے سامنے ایک ڈراؤنے چہرے والی عورت کا بُت کھڑا ہوا تھا۔ اس عورت کا منہ بڑے بھیانک انداز میں کھلا ہوا تھا۔ اس کے دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ اور گلے میں ایک پتھر کا سانپ پھن اٹھائے ہوئے تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی۔

عنبر نے اس بُت کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور تابوت سے نکل کر باہر جانے کے لئے راستہ دیکھنے لگا۔ ایک جگہ دروازہ اسے مل گیا۔ وہ دروازے کی طرف جاتے ہوئے عورت کی مورتی کے قریب سے گذرا تو اسے ایک چیخ کی آواز سنائی دی۔

عنبر نے چونک کر مورتی کی طرف دیکھا۔

مورتی اس کی طرف دیکھ کر وحشیانہ طریقے سے ہنس رہی تھی۔ اس نے عنبر کے سامنے اپنی تلوار کر دی اور بولی:

" تو نے ہمارے لئے جو بلّی آ رہی تھی اس کو گندے نالے میں پھینک دیا ہے میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

عنبر نے کہا:

" میں تمہیں بھی اٹھا کر گندے نالے میں پھینک دوں گا۔ میں بتوں کی پوجا کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں بتوں کی پوجا کرنے کے لئے نہیں آیا۔ میں بتوں کو توڑنے کے لئے آیا ہوں۔ اور میں صرف ایک خدا وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عنبر نے مورتی کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور اس پر وار کرنے ہی والا تھا کہ مورتی نے کہا:

" ٹھہرو! میری ایک بات سنو۔"

عنبر نے جوش میں آ کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور بولا:

" میں بتوں کی کوئی بات نہیں سنا کرتا۔"

اور اتنی زور سے تلوار کا وار کیا کہ مورتی کی پتھر کی گردن کٹ گئی اور اس کا سر نیچے گر پڑا۔ سر کے نیچے گرتے ہی مورتی کا باقی کا جسم بھی نیچے گر پڑا اور عنبر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پتھر کی ٹوٹی ہوئی مورتی نے ایک نہایت خوبصورت لڑکی کی شکل اختیار کر لی۔

عنبر نے لڑکی کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور پوچھا۔

" تم کون ہو۔؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

توتلا سانپ

لڑکی نے روتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہاں کے بڑے پجاری نے اس مورتی کے اندر بند کر رکھا ہے۔ تاکہ جب لوگ مجھ سے سوال کریں تو میں ان کے جواب دوں۔ وہ لوگوں پر یہ اثر ڈالنا چاہتا ہے کہ مورتی بولتی ہے حالانکہ یہ بالکل پتھر ہے۔"

عنبر نے لڑکی کو تسلّی دی اور کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں یہاں سے باہر نکال لے جاؤں گا۔

تم کہاں جانا چاہتی ہو؟"

لڑکی بولی!

"میں ملک بابل کے ایک غریب کسان کی بیٹی ہوں۔ پجاری کے آدمی مجھے وہاں سے اغوا کر کے لے آئے تھے۔ مجھ سے پہلے جو لڑکی اس پتھر کی مورتی میں سارا دن بند رہا کرتی تھی۔ وہ دم گھٹنے سے مر گئی تھی۔ مجھے اس کی جگہ اس کے اندر بند کیا گیا تھا۔ مجھے یہاں بند ہوئے ایک مہینہ گذر گیا ہے۔ صرف رات کے وقت تھوڑی دیر کے لئے مجھے باہر نکالا جاتا ہے۔"

عنبر نے کہا!

"مگر تجھے یہ کیسے پتہ چل گیا کہ میں نے تابوت والی بلّی کو نالی میں پھینکا تھا۔"

لڑکی بولی!

"اس مورتی کے اندر ایک ایسی دوربین لگی ہے کہ جس کے ذریعے مندر کے باہر کا سارا منظر نظر آتا ہے۔ جب تم نے بلّی کو تابوت سے نکال کر نالی میں پھینکا تو میں تمہیں دیکھ رہی تھی چونکہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ جو کوئی یہاں لائی جانے والی لاش کی بے عزتی کرے اس کے خلاف میں چیخ مار کر غصّے کا اظہار کروں اس لئے جب تم تابوت سے نکل کر جانے لگے تو میں نے تمہیں ڈانٹ دیا۔ مجھے ہرگز یہ امید نہیں تھی کہ تم الٹا مجھ پہ حملہ کر دو گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا!
"ٹھیک ہے۔
مگر تمہارا نام کیا ہے؟"
لڑکی نے کہا!
"میرا نام گرافہ ہے۔"
عنبر بولا!
"گرافہ تم اسی تابوت میں لیٹ کر چھپ جاؤ۔ مجھے ایک کام کرنا ہے۔ وہ کرکے ابھی تمہارے پاس آتا ہوں۔ اور پھر تمہیں یہاں سے نکال کر تمہارے گھر کی طرف لے جاؤں گا۔"
گرافہ نے ڈرتے ڈرتے کہا!
"جلدی آجانا بھائی جان میں اس جہنم سے بھاگ جانا چاہتی ہوں۔ اکیلی گئی تو چوکیدار اور پجاری مجھے دیکھ کر زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"
عنبر نے اسے تسلی دی اور خود تابوت کے اندر لٹا کر اوپر سے ڈھکنا بند کر دیا۔ پھر وہ دروازے میں سے گذر کر بڑے دالان میں آگیا۔ یہاں ستونوں کے ساتھ کتنی ہی چھوٹی چھوٹی بلیوں، مگرمچھ اور بندروں کی مورتیاں بنی ہوئی تھیں۔ عنبر کی نگاہ اچانک ایک برآمدے

میں گئی۔ وہاں وہی دو چور ایک کوٹھڑی سے باہر نکل کر آرہے تھے۔ عنبر جلدی سے ان کے سامنے آگیا۔
اور بولا!
"تم نے مجھے پہچانا نہیں دوستو؟"
چوروں نے غور سے عنبر کی طرف دیکھا اور سر نفی میں ہلائے۔
عنبر نے کہا!
"میں ہی وہ کھچورا انسان ہوں جس کو تم نے پجاری کے پاس پچاس ہزار سونے کے سکوں کے عوض بیچ دیا تھا۔ اب میں تم سے پجاری کے سکے واپس لینے آیا ہوں۔ شرافت سے وہ ساری کی ساری رقم میرے حوالے کر دو۔"
چور بھی بڑے عیار تھے۔
ایک چور نے کہا!
"بھائی! ہمیں بڑی خوشی ہوئی تم سے مل کر۔ مگر بات یہ ہے کہ رقم ہمارے ٹرنک میں ہے اور ٹرنک سرائے کی کوٹھڑی میں ہے۔ تم ہمارے ساتھ چلو ہم پجاری کی رقم واپس کر دیتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا!

"ٹھیک ہے چلو"

چور عنبر کو لے کر سرائے کی کوٹھڑی میں آ گئے۔ کوٹھڑی میں آتے ہی ایک چور نے عنبر کے بازو پیچھے سے پکڑ لئے اور دوسرے کو آواز دی۔

"ارے تلوار مار کر اس کی گردن اڑا دے۔"

دوسرے چور نے فوراً تلوار کھینچ لی اور عنبر کی گردن پر بڑے زور سے وار کر دیا۔ اس کا خیال تھا بلکہ اسے یقین تھا کہ عنبر کی گردن کٹ کر نیچے گر پڑے گی اور دوسرے چور نے بھی اپنا منہ نیچے کر لیا تھا۔ کہ اس پر عنبر کی گردن کا خون زیادہ نہ گرے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ اس کی بجائے ایسا ہوا کہ تلوار عنبر کی گردن سے ٹکرا کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ ایک ٹکڑا اڑ کر دور جا گرا اور دوسرا چور کے ہاتھ میں رہ گیا۔ وہ حیران ضرور ہوا مگر پھر فوراً ہی اس نے خنجر نکال کر عنبر کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ عنبر کے پیٹ سے خنجر ٹکراتے ہی دوہرا ہو گیا۔ عنبر کے بازو جس چور نے پکڑ رکھے تھے چلا کر بولا!

"ارے اس کا سر ڈنڈا مار کر کچل دے۔"

دوسرے چور نے کونے میں پڑا ڈنڈا اٹھایا اور پوری

طاقت سے عنبر کے سر پہ مارا۔ ڈنڈا بھی عنبر کے سر سے ٹکرانے ہی ٹوٹ گیا۔ اب عنبر اس چور کو گردن سے پکڑ کر سامنے لے آیا۔ جس نے عنبر کے بازو پیچھے سے پکڑ رکھے تھے۔ دونوں چور کچھ ڈرے ہوئے تھے۔ دوسرا چور باہر کو دوڑنے لگا تو عنبر نے پہلے چور کو اٹھا کر اس پہ دے مارا۔ اب دونوں چور نیچے گر پڑے۔ عنبر نے دونوں کو گردنوں سے پکڑ کر زمین سے ایک فٹ اوپر اٹھا لیا اور کہا!

"اب سیدھی طرح سے بتاؤ کہ پجاری کے سونے کے سکے کہاں ہیں؟"

چور تو تھر تھر کانپ رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ دئے اور کہا!

"دیوتا مہاراج!

پچاس ہزار کی رقم پلنگ کے نیچے پوٹلی میں بندھی ہوئی رکھی ہے۔"

عنبر نے انہیں زور سے کونے میں گرا دیا۔ دونوں چور قلابازیاں کھاتے ہوئے کونے میں جا گرے اور دونوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ وہ وہیں کراہنے لگے اور عنبر نے چارپائی کے نیچے سے پوٹلی نکال کر کھولی۔ اس میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پچاس ہزار سونے کے سکے موجود تھے۔ عنبر کوٹھڑی سے نکل کر سیدھا چھوٹے مندر والے پجاری کے پاس گیا اور اسے اس کی امانت واپس کردی۔ پجاری بے حد خوش ہوا۔

اب عنبر نے پجاری سے پوچھا۔

"بڑے مندر کا پجاری کیسا آدمی ہے؟"

چھوٹا پجاری کہنے لگا۔

"وہ تو بڑا بدمعاش ہے۔ بس اس کی کچھ نہ پوچھو۔ اس سے کبھی بھی نہ ملنا ورنہ وہ تمہیں بھی بیچ کھائے گا۔"

پھر چھوٹے پجاری نے بتایا کہ بڑا پجاری گاؤں کی بھولی بھالی لڑکیوں کو اغوا کر کے مندر میں لے آتا ہے اور انہیں دیوداسیاں بنا کر لوگوں کو بے وقوف بناتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ دیوتاؤں کی بیویاں ہیں۔ عنبر سمجھ گیا کہ پجاری ٹھیک کہہ رہا ہے اس نے پجاری سے اجازت لی اور سیدھا بڑے مندر کی طرف آگیا۔ اب ایک بار پھر اسے مندر کے اندر جانے کا مسئلہ تھا۔ مگر اب وہ کسی سے ڈرنے والا نہیں تھا۔ اس کے باوجود وہ مندر کے چوکیدار سے الجھنا نہیں چاہتا تھا اور نہ ہی چاہتا تھا کہ اسے کوئی نقصان پہنچے۔ وہ مندر کی پچھلی دیوار کی طرف آگیا۔

یہاں ایک جگہ پتھر اکھڑا ہوا تھا۔ عنبر نے اسے پکڑ کر باہر کھینچا تو دو تین پتھر باہر آگئے۔ عنبر دیوار کے سوراخ میں سے اندر داخل ہو گیا

وہ اتفاق سے اس کمرے میں آگیا جہاں دو موٹی موٹی گردنوں اور پھولے ہوئے پیٹ والے پجاری زمین پر بالکل سیدھے پڑے سو رہے تھے۔ ان کے پیٹ گنبد کی طرح پھولے ہوئے تھے۔ عنبر ان کے پیٹ پر پاؤں رکھ کر گزر گیا۔ پجاری ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے مگر عنبر جا چکا تھا۔ وہ اس کمرے میں آگیا جہاں اس نے مورتی کو پاش پاش کیا تھا۔ تابوت اسی کونے میں پڑا تھا۔

عنبر نے تابوت کا ڈھکنا اٹھایا۔ بابل کی لڑکی گمرافہ اس میں ڈری ہوئی لیٹی تھی۔

عنبر نے اسے باہر نکالا اور کہا:

"میرے ساتھ آؤ۔"

وہ اسے لے کر آگے بڑھا تو لڑکی نے کہا:

"بڑے دروازے سے ہمیں پجاری دیکھ لیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گے۔ میں تمہیں ایک خفیہ راستہ سے نکالتی ہوں۔"

گرافہ نے عنبر کو ساتھ لیا اور دوسرے کمرے میں آکر ایک زینہ اترنے لگی۔ زینہ نیچے ایک سرنگ میں چلا گیا یہ سرنگ تاریک تھی۔

گرافہ بولی!

"یہ سرنگ دریائے نیل کے کنارے جا نکلتی ہے وہاں ہم محفوظ ہوں گے۔ اور بابل کی طرف بھاگ جائیں گے۔"

عنبر نے کہا:

"میں تمہارے ساتھ بابل کی طرف نہیں جا سکتا کیونکہ مجھے یہاں اپنے ایک دوست کو تلاش کرنا ہے۔ مگر میں تمہیں بابل جانے والے قافلے کے ساتھ کر دوں۔"

گرافہ نے روتے ہوئے کہا:

"نہیں نہیں۔ تم مجھے اکیلا مت چھوڑنا۔ یہ پجاری بدمعاش مجھے پھر پکڑ کر لے جائیں گے۔ ان کے جاسوس جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔"

عنبر نے دل میں سوچا کہ یہ میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ مگر وہ لڑکی کی مدد بھی ضرور کرنا چاہتا تھا۔ وہ اسے مشکل میں اکیلی نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ اس نے لڑکی کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

"ٹھیک ہے میں تمہیں بابل لے چلوں گا مگر پہلے جنگل میں چل کر مجھے اپنے دوست کو بھی ساتھ لینا ہوگا۔"

گرافہ خوش ہو گئی۔ وہ سرنگ میں سے دریائے نیل کے کنارے جھاڑیوں میں نکل آئے۔ یہاں سے عنبر نے لڑکی کو ساتھ لیا اور سیدھا خشک جھاڑیوں والے جنگل میں آگیا۔ اس نے غار میں آکر جگہ جگہ تھیوسانگ کو دیکھا مگر تھیوسانگ وہاں کہیں نہیں تھا۔ عنبر کو یہ بھی خیال تھا کہ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو اس کا آدھا دھڑ کنکھجورے کا بن جائے گا۔ اور لڑکی خوف کے مارے بے ہوش ہو جائے گی۔ اس لئے وہ یہی چاہتا تھا کہ لڑکی کو کسی قافلے کے ساتھ کر دے یہی سوچتا ہوا وہ تھیوسانگ کو بھی تلاش کر رہا تھا۔ مگر تھیوسانگ اسے کہیں نہ ملا۔ اب ناامید ہو کر عنبر سرائے میں آگیا۔ یہاں ایک قافلہ ملک شام کی طرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جانے کو بالکل تیار تھا۔ عنبر نے سونے کے دو سکے
قافلے کے سالار کو دیئے۔ اور گھوڑے پر بیٹھ کر شام
کی طرف سفر شروع کر دیا۔ اس نے دل میں یہی سوچا
تھا کہ ملک شام کے پاس ہی بابل کا شہر ہے چنانچہ
وہ لڑکی کو شام کے شہر دمشق میں چھوڑ کر واپس
آجائے گا۔ اور واپس آکر تھیوسانگ کو تلاش کر
لے گا۔

اب ہم واپس تھوڑی دیر کے لئے تھیوسانگ کی
طرف آتے ہیں۔

تھیوسانگ کو غار میں جب عنبر نہ ملا اور ایک خلائی
انسان نے جب مرتے ہوئے تھیوسانگ کو یہ چونکا
دینے والی خبر سنائی کہ اس کا ایک ساتھی بھی خلائی
جہاز میں آگ لگ جانے کے بعد کودا تھا تو تھیوسانگ
نے اس دوسرے خلائی انسان کی تلاش شروع کر
دی۔ وہ بیچ بیچ میں ایک بار غار میں عنبر کو دیکھنے
آیا مگر وہ اسے نہ ملا۔ دوپہر کے وقت جب عنبر
بڑے مندر میں گمرافہ کے ساتھ داخل ہوا تھا۔ اس
وقت تھیوسانگ خشک جھاڑیوں کے جنگل میں
اور دوسرے خلائی انسان کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا۔ ا

جگہ اس کو گھاس پر خلائی جوتوں کے نشان نظر
آئے۔ وہاں سے گھاس دب گئی تھی۔ تھیوسانگ
نے جھک کر غور سے ان نشانوں کو دیکھا۔ یہ واقعی خلائی
جوتوں کے نشان تھے۔ وہ ان نشانوں کو خوب پہچانتا
تھا۔ جوتوں کے نشان آگے جا رہے تھے۔ تھیوسانگ
نے ان کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا۔

ایک جگہ اونچا ٹیلہ آگیا جو کھنگروں کا بنا ہوا تھا
خلائی جوتوں کے نشان اس ٹیلے کی طرف جا کر دائیں
جانب مڑ گئے۔ تھیوسانگ بڑی احتیاط سے نشانوں
کو دیکھتا چلا جا رہا تھا۔ جوتوں کے نشان ٹیلے کی دیوار
کے پاس جا کر ختم ہو گئے۔ تھیوسانگ نے ٹیلے
کی دیوار کو ٹھونک بجا کر دیکھا یہ بڑے سخت کھنگر
بنے ہوئے پتھروں کا ٹیلہ تھا۔ اور اس قدر سخت
تھا کہ وہاں کسی غار یا کھوہ کے موجود ہونے کا سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا تھا۔ اس کے باوجود تھیوسانگ نے ٹیلے
کے گرد چکر لگا کر پوری طرح جائزہ لیا۔ اگر خلائی انسان
کے پاؤں کے نشان وہاں آکر ختم ہو گئے تھے تو ظاہر
ہے کہ خلائی انسان وہیں کہیں چھپا ہوا ہو گا مگر وہاں
کوئی ایسی جگہ نہیں دکھائی دے رہی تھی کہ جہاں خلائی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسان چھپ سکتا۔

تھیوسانگ نے خلائی زبان میں چلّا کر کہا:
"میں خلائی انسان تھیوسانگ ہوں تمہارے
ہی سیارے کا انسان ہوں اگر تم یہاں ہو
تو سامنے آجاؤ۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا
ہوں۔"

مگر کسی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ تھیوسانگ
تین چار بار آواز دی مگر ہر بار جواب میں خامو
چھائی رہی۔ تھیوسانگ ٹیلے کی دوسری طرف آ
جھک کر زمین کو غور سے دیکھنے لگا۔ یہاں بھی خش
گھاس تھی۔ پاؤں یا جوتوں کے نشان تلاش کر
آسان کام نہیں تھا۔ پھر بھی تھیوسانگ نے دیکھا
ایک جگہ سے سوکھی گھاس مسلسل دب رہی ہے ا
آگے جا رہی ہے۔ تھیوسانگ کو شک ہوا کہ خلائی ان
پیچھے سے پتھریلے ٹیلے پر چڑھا ہوگا۔ اس نے بلن
پر سے اِردگرد کا جائزہ لیا ہوگا اور پھر آگے چل
ہوگا۔

تھیوسانگ نے بھی گھاس میں آگے چلنا شروع
کر دیا۔

سوکھی گھاس ختم ہو گئی تو آگے ریت کا ٹکڑا شروع
ہو گیا۔ یہاں پر تھیوسانگ کو خلائی انسان کے جوتوں
کے نشان صاف نظر آ گئے۔ تھیوسانگ بڑا خوش
ہوا۔ اب خلائی انسان کو ڈھونڈھ نکالنے کے امکانات
روشن ہو رہے تھے۔ ریت کا ٹکڑا ختم ہوا تو سامنے
ایک اہرام کی طرح کی بہت بڑی چٹان آ گئی۔ اس
چٹان کی دیوار میں ایک پتھر کی سِل لگی تھی۔ یہاں آکر
خلائی نشان پھر ختم ہو گئے۔ ظاہر ہے خلائی انسان اس
چٹان کے اندر گیا ہوگا۔ اور اسی پتھر کی سِل کو ہٹا کر
اندر گیا ہوگا۔ تھیوسانگ نے پہلا کام یہ کیا کہ پتھر کی
سِل کے ساتھ منہ لگا کر زور سے خلائی زبان میں آواز
دی۔ اور کہا کہ میں تمہاری مدد کو آیا ہوں۔ میں بھی خلائی
انسان ہوں۔ مگر سِل کی دوسری طرف سے کوئی جواب نہ
آیا۔ تھیوسانگ نے پتھر کی سِل پر زور سے پتھر مارا۔ اندر
سے کھوکھلی آواز آئی۔ اس کا مطلب تھا کہ دوسری
طرف کوئی غار ہے۔ تھیوسانگ پتھر کی سِل کو ہٹانے
کے جتن کرنے لگا۔

تھیوسانگ کی طاقت خلائی انسان کی طاقت تھی۔ جو
عام انسانوں سے پانچ گنا زیادہ تھی۔ تھیوسانگ نے پتھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی سِل پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے زور سے اندر کی طرف
دھکیلا۔ پتھر کی سِل ذرا سی سرکی۔ تھیوسانگ نے دوسری
تیسری اور چوتھی بار کوشش کی تو پتھر کی سِل الگ
اتنی سرک گئی کہ وہ اندر داخل ہو سکتا تھا۔

تھیوسانگ غار میں چلا گیا۔ اندر گہرا اندھیرا چھا رہا تھا۔
فضا میں پرانے مصری مقبروں کی مرطوب بُو پھیلی ہوئی
تھی۔ تھیوسانگ کو پہلے تو اندھیرے میں کچھ نظر نہ آیا۔
وہ آنکھیں کھول کر تکنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے
اندھیرے میں دیکھا کہ غار چھوٹا سا تھا۔ اور اس کی چھت
نیچی تھی۔ وہ آگے قدم قدم چلنے لگا۔ غار چند قدم چلنے کے
بعد بائیں جانب مڑ گئی۔ آگے جا کر غار بند ہو گئی۔ سامنے
پتھر کی دیوار آ گئی۔ تھیوسانگ نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ دیوار
کو ٹٹولا۔ مگر وہاں کوئی دروازہ وغیرہ نہ مل سکا۔ تھیوسانگ
کا اندر دَم گھٹنے لگا۔ غار میں آکسیجن بہت ہی کم تھی۔ باہر
سے بہت تھوڑی آکسیجن اندر آ رہی تھی۔ اس کے مقابلے
میں غار میں کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس زیادہ موجود تھی۔

تھیوسانگ جلدی سے غار سے باہر نکل آیا۔ باہر بڑی تیز
ہوا چلنے لگی تھی۔ جس کی وجہ سے خلائی انسان کے قدموں
کے نشان ریت میں گم ہونا شروع ہو گئے تھے۔

یہ نکتہ تھیوسانگ کی سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا تھا۔
آخر وہ ناامید ہو کر واپس اس غار کی طرف چل پڑا
جہاں اسے عنبر سے ملنے کی توقع تھی۔ اس وقت تک
عنبر غار میں آکر واپس چلا گیا تھا۔ اب جب تھیوسانگ
غار میں آیا تو وہاں عنبر نہیں تھا۔ وہ ناامید ہو کر وہیں
غار میں بیٹھ گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا۔ کہ عنبر جہاں کہیں
بھی ہو گا۔ وہ آخر اسی غار میں واپس آئے گا۔ اب
رات کا اندھیرا پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ تھیوسانگ
غار میں چپ چاپ لیٹ گیا۔ اس نے وہیں رات
گزارنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اب ہم واپس عنبر کی طرف چلتے ہیں۔ کیونکہ رات
ہو رہی ہے اور عنبر کے آدھے جسم کو کنکھجورے میں
تبدیل ہونا تھا۔ عنبر قافلے کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔
بابل کی لڑکی گرافنہ بھی اس کے ساتھ گھوڑے
پر سفر کر رہی تھی۔ جوں جوں رات کا اندھیرا پھیل
رہا تھا۔ عنبر پریشان ہو رہا تھا۔ اس کے اوپر
والے دھڑ میں سوئیاں چبھنے لگی تھیں۔ اسے معلوم
تھا کہ تھوڑی دیر میں اس کا اوپر والا جسم کنکھجورا
بن جائے گا۔ اور گرافنہ اسے دیکھتے ہی غش کھا کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گھوڑے سے نیچے گر پڑے گی۔

چنانچہ عنبر نے گرافہ سے کہا!

"تم قافلے کے ساتھ چلتی جاؤ میں تھوڑی دیر جنگل میں سے ہو کر آتا ہوں۔"

گرافہ نے کہا!

"جلدی آجانا عنبر بھائی۔"

عنبر نے اسے تسلی دی کہ جلدی آجاؤں گا۔ اور گھوڑے کو قافلے سے نکال کر صحرا میں اس طرف ڈال دیا جہاں کیکر اور بیری کی گھنی جھاڑیاں اور درخت اُگے ہوئے تھے۔ ان جھاڑیوں میں آتے آتے رات کا اندھیرا چھا گیا اور عنبر کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس نے دیکھا کہ اس کا اوپر والا دھڑ تبدیل ہو کر کنکھجورے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ گھوڑے کو شائد اس تبدیلی کا احساس ہو چکا تھا۔ وہ ڈر کر اچھلا۔ عنبر نیچے گر پڑا گھوڑا بدک کر خوف زدہ ہوا۔ اور وہاں سے ایسا بھاگا کر اندھیرے میں گم ہو گیا۔

عنبر ریت پر ویسے ہی پڑا تھا۔ اس کا نچلا دھڑ انسان کا تھا اور اوپر کا دھڑ کنکھجورے کا۔

عنبر نے اٹھ کر کیکر کے درختوں کے نیچے چلنا شروع کر دیا۔ اسے چلنے میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اس کا اوپر والا کنکھجورے کا جسم دائیں بائیں لہرا رہا تھا۔ عنبر کے بازو بھی نہیں تھے۔ وہ بھی کنکھجورے کے چھوٹے چھوٹے کتنے ہی بازوؤں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ عنبر کو یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر کسی گیدڑ یا جنگلی درندے نے اس پر حملہ کر دیا تو کیا وہ اپنا بچاؤ کر سکے گا۔ عنبر کو اپنے اندر زیادہ طاقت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ بہت جلد تھک گیا اور ایک ببول کے درخت کے پاس اندھیرے میں بیٹھ گیا۔ اچانک اسے پھنکار کی آواز آئی اور پھر ایسے محسوس ہوا جیسے کسی سانپ نے اس کی پنڈلی پر ڈس دیا ہے۔ شائد وہ کسی سانپ پر بیٹھ گیا تھا۔ عنبر نے اندھیرے میں گردن گھما کر دیکھا۔ اسے ایک لمبا سانپ بھاگ کر ایک طرف جاتا نظر آیا۔ عنبر نے کنکھجورے کی آواز میں اسے کہا!

"ٹھہر جاؤ"۔

سانپ رک گیا۔ جتنے زمین پر رینگنے والے جانور ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کی زبان سمجھتے ہیں اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک دوسرے سے ضرورت کے وقت بات چیت کر
لیتے ہیں۔

سانپ نے پلٹ کر دیکھا اور بولا:
"یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ تم کنکھجورے ہو مگر
تمہارا نچلا دھڑ انسان کا ہے۔ میں نے تو انسان
سمجھ کر تمہیں ڈسا تھا۔"

عنبر نے کہا:
"میں کنکھجورا نہیں ہوں دوست"
میرا نام عنبر ہے۔
میں تمہارے ناگ دیوتا کا بھائی ہوں۔
"اس کا ثبوت ہے تمہارے پاس۔
سانپ نے سوال کیا۔"

عنبر نے کہا:
"کیا تمہیں میرے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو
نہیں آرہی؟"

سانپ قریب آگیا۔ اس نے اپنا پھن ایک بار پھر عنبر
کے جسم کے ساتھ لگا دیا۔ چونکہ سانپ کے سونگھنے کی حس
عام انسان سے بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس
نے عنبر کے جسم نکلتی ناگ دیوتا کی بہت ہی مدھم خوشبو کو

سونگھ لیا۔

اس نے فوراً سر جھکا لیا اور بولا:
تم ناگ دیوتا کے کیا ہو؟
تمہارے جسم سے واقعی ناگ دیوتا کی خوشبو آرہی ہے۔

عنبر نے کہا:
"میں عنبر ہوں!
ناگ دیوتا میرا دوست اور بھائی ہے"
میں اس وقت بڑی مشکل میں ہوں۔ مجھ پر ایک
جادوگرنی کا جادو ہو گیا ہے۔ اس کے جادو کی
وجہ سے میرا اوپر والا جسم کنکھجورے کا بن گیا ہے
کیا تمہارے پاس کوئی دوائی ہے جس کے
لگانے سے میں پھر سے ٹھیک ہو جاؤں اور
رات کو اثر کرنے والا جادو بھی ہمیشہ کے لئے
ختم ہو جائے۔ میں دن کو بالکل ٹھیک ہو جاتا ہوں۔"

سانپ نے کہا:
"ناگ دیوتا کے بھائی!
مجھ پر تمہاری مدد کرنا فرض ہے مگر میں ایسی کوئی
دوائی نہیں جانتا جس کے اثر سے تمہارا جادو
ٹوٹ جائے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے پوچھا :

"کیا تمہارا کوئی بڑا سانپ بھی یہاں نہیں رہتا ہے؟"

سانپ بولا :

"ہاں ہمارا ایک بادشاہ سانپ یہاں قریب ہی رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس کے پاس تمہارا کوئی علاج ہو۔"

سانپ عنبر کو ایک غار میں لے گیا جہاں سانپوں کا بادشاہ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ اس نے کنکھجورے انسان کو اندر آتے دیکھ کر زور سے پھنکار ماری۔

سانپ نے ادب سے کہا :

"حضور! یہ عنبر ہے۔ ہمارے ناگ دیوتا کا بھائی ہے۔"

عنبر نے بھی سانپ کی زبان میں فوراً کہا :

"میں سانپوں کی زبان جانتا ہوں۔ یہ زبان مجھے میرے بھائی اور تمہارے ناگ دیوتا نے خود سکھائی تھی۔"

اس پر سانپوں کا بادشاہ چونکا۔ اس نے عنبر کو قریب بلا لیا۔ اپنا پھن عنبر کے جسم کے ساتھ لگایا اور

پھر پیچھے ہٹ کر بولا :

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ تمہارے جسم سے ناگ دیوتا کی دھیمی دھیمی خوشبو آ رہی ہے۔ بولو! میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں؟"

عنبر نے اسے ساری کہانی سنا دی۔ بادشاہ سانپ نے کہا :

"تمہارا علاج میرے ایک شاگرد توتلے سانپ کے پاس ہے۔ توتلا سانپ ملک بابل میں رہتا ہے۔ تم اس کے پاس جاؤ۔ میرا نام لینا۔ اپنا تعارف کرانا۔ وہ تمہیں اس مشکل سے نجات دلا سکتا ہے۔"

عنبر نے بادشاہ سانپ کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا کہ توتلا سانپ بابل میں کہاں ملے گا!

بادشاہ نے عنبر سے کہا :

"بابل میں ایک دریا بہتا ہے جس کا نام دجلہ ہے۔ اس دریا کے کنارے ایک پرانا مینار ہے۔ وہاں کوئی انسان نہیں رہتا۔ توتلا سانپ وہیں رہتا ہے۔ تم وہاں اسے جا کر ملو۔"

عنبر رخصت لے کر واپس قافلے کی طرف چل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پڑا۔ اب اس کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ آدھا کنگھجورا بن جانے کی وجہ سے عنبر زیادہ تیز چل بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ واپس قافلے میں شریک ہونا چاہتا تھا۔ جہاں بابل کی لڑکی گمرافہ بھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ واپس ریتیلے میدان میں چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک اسے گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اس کا گھوڑا ابھی تک ان ریتیلے ٹیلوں میں ہی چکر لگا رہا تھا۔ عنبر نے اندھیرے میں اسے ایک ٹیلے کے پاس کھڑے دیکھ لیا۔ وہ آہستہ آہستہ اس کے قریب گیا اور چھلانگ لگا کر اس پر سوار ہو گیا۔ گھوڑے نے اچھل کود مچائی مگر عنبر اس کے ساتھ چمٹا رہا۔

اب گھوڑا بھی تھک گیا تھا۔ عنبر نے اسے قافلے سے ہٹ کر ساتھ ساتھ چلانا شروع کر دیا۔ ساری رات وہ قافلے سے دور ہو کر چلتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو عنبر کا جسم پھر سے انسانی شکل میں آ گیا۔ اب اس نے گھوڑے کی باگیں تھام لیں اور اسے دوڑاتا ہوا قافلے میں آ گیا۔

گمرافہ نے پریشانی سے پوچھا!

"تم کہاں چلے گئے تھے عنبر!

میں ساری رات پریشان رہی۔"

عنبر نے یونہی بہانہ بنا دیا کہ وہ راستہ بھول گیا تھا۔ صبح ہو گئی تھی۔ جب دھوپ تیز ہو گئی تو قافلہ ایک نخلستان میں آرام کرنے کے لئے رک گیا۔ سارا دن لوگ یہاں سوئے رہے۔ جب دن غروب ہونے لگا تو قافلے نے پھر سے چلنے کی تیاری شروع کر دی۔ عنبر کو پھر وہی مصیبت کا سامنا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ رات کو پھر گمرافہ سے بچھڑ جائے گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ شام ہو رہی تھی کہ عنبر پھر کوئی بہانہ بنا کر گمرافہ سے الگ ہو گیا اور قافلے سے دور رہ کر سفر کرنے لگا۔ رات ہوتے ہی وہ ایک بار پھر آدھا کنگھجورا بن گیا۔ گھوڑے کو بھی شاید اب عادت ہو گئی تھی۔ اس نے کسی کی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا اور صحرا میں چلتا گیا۔

یوں یہ رات بھی گزر گئی۔ دن نکلا تو پھر عنبر قافلے کے ساتھ آن شامل ہوا۔

گمرافہ نے حیرانی سے پوچھا۔

"عنبر بھائی!

تم رات کو کہاں چلے جاتے ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا!

"اب نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ وہ دیکھو بابل شہر کے مکانات دکھائی دینے لگے ہیں۔"

اس زمانے میں یعنی آج سے چار پانچ ہزار سال پہلے بابل ایک بہت ترقی یافتہ شہر تھا۔ اور کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کی سڑکیں آج کے لندن شہر کی سڑکوں سے زیادہ چوڑی تھیں اور مکان آٹھ آٹھ دس دس منزلہ ہوا کرتے تھے۔ قافلہ بابل کی کارواں سرائے میں اتر گیا۔ عنبر گمرافر کو لے کر اس کے باپ کے گھر پہنچا تو باپ بیٹی کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہو گیا۔ اس نے عنبر کو بھی گلے لگا کر پیار کیا اور کہا!

"اگر میرا کوئی بیٹا ہوتا تو وہ بھی یہی کام کرتا جو تم نے کیا ہے۔ بیٹا میں تمہارا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھوں گا۔"

عنبر کو جلدی بابل کے دریا کے کنارے والے مینار پر پہنچنا تھا۔ اس نے شہر کی سیر کا بہانہ بنایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کے بڑے دروازے سے نکل کر دریا کی طرف روانہ ہوا۔ اسے دور ہی سے دریا کے کنارے ایک اونچا مینار دکھائی دیا۔ قریب جا کر

دیکھا کہ مینار بالکل ویران تھا۔ اور اس کی گول دیوار میں جگہ جگہ گھاس اگ رہی تھی۔ مینار کی تین منزلیں ٹوٹ کر نیچے گری ہوئی تھیں۔

عنبر نے جاتے ہی سانپ کی آواز میں زور سے پھنکار مار کر کہا!

"مجھے بادشاہ سانپ نے بھیجا ہے میں بادشاہ سانپ کے شاگرد توتلے سانپ سے ملنے کے لیے آیا ہوں۔"

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔ عنبر نے ایک بار پھر پھنکار کو دہرایا۔ تو مینار کے اندر ایک کھوہ میں سے پھنکار کی آواز آئی۔

"اگر تمہیں بادشاہ سانپ نے بھیجا ہے تو بالکل ٹھیک بھیجا ہے جو انسان ہماری زبان جانتا ہے وہ ہمارا ہی آدمی ہے۔

اندر آجاؤ۔"

عنبر نے گھوڑے کو ایک ستون کے ساتھ باندھا اور مینار کی ڈیوڑھی میں داخل ہو گیا۔ اندر ایک دالان تھا آگے سیڑھیاں نیچے اترتی تھیں۔

عنبر کو سانپ نے آواز دی!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"نیچے تہہ خانے میں آجاؤ۔"

عنبر سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ٹھنڈے اندھیرے میں ایک دھاریدار بڑا سانپ چبوترے پر کنڈلی مارے پھن کھولے بیٹھا اپنی سرخ آنکھوں سے عنبر کو دیکھا۔ یہ توتلا سانپ تھا۔ عنبر نے جاتے ہی اپنا تعارف کروایا تو توتلا سانپ بولا!

"ناگ دیوتا کے بھائی کو میرا اسلام۔ بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کرسکتا ہوں۔"

عنبر نے اسے ساری داستانِ غم کھول کر بیان کر دی توتلا سانپ چبوترے سے رینگ کر عنبر کے قریب آگیا وہ پھن اٹھا کر غور سے عنبر کے چہرے کو تکنے لگا۔ عنبر نے اپنے چہرے پر توتلے سانپ کی گرم مقناطیسی نظروں کو محسوس کیا۔

○

لاش مجھے دے دو

توتلے سانپ نے کہا!

"ناگ دیوتا کے بھائی!

میری بات غور سے سن۔ تجھ پر جس کنکھجورن جادوگرنی نے جادو کیا ہے وہ ایک ملکہ تھی۔

تونے اسے مار ڈالا۔

اچھا کیا۔

کئی انسان اس کے ظلم سے بچ گئے۔ اگر تو جڑی بوٹی کا عرق نہ پیتا تو تیرا حال بھی بہت بُرا ہوتا۔"

عنبر نے پوچھا!

"بھائی!

کیا آپ میرا کوئی علاج کر سکتے ہو؟"

بادشاہ سانپ نے تو مجھے بڑی امید سے تمہارے پاس بھیجا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

توتلا سانپ کہنے لگا۔

"تمہارا علاج اس نیک دل جوگی بابا کے پاس ہے جو یہاں سے بہت دُور ملک شام کے شہر دمشق کے باہر ایک جنگل کے ٹیلے میں رہتا ہے۔ وہ کنکھجوروں کا بھی بادشاہ مشہور ہے۔ اس کے پاس جاؤ میں تمہیں ایک زمرد دیتا ہوں۔ یہ زمرد میری نشانی ہو گی۔ جوگی بابا کو زمرد دے دینا اور اپنا حال بیان کرنا وہ تمہیں اس مصیبت سے نجات دلا دے گا۔

عنبر نے توتلے سانپ سے زمرد لے کر اس کا شکریہ ادا کیا۔ گھوڑے پر بیٹھا اور ملک شام کی طرف روانہ ہوگیا۔ وہ سرپٹ گھوڑا دوڑاتا جا رہا تھا تاکہ شام ہونے سے پہلے دمشق پہنچ جائے۔ دمشق وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ عنبر دمشق پہنچ گیا۔ وہاں سے جنگل میں آگیا۔ جنگل میں ایک ٹیلہ تھا عنبر اس ٹیلے کے نزدیک پہنچا تو اسے ایک جھونپڑی نظر آئی۔ عنبر گھوڑے سے اتر کر جھونپڑی کے پاس آیا تو اندر سے ایک سفید داڑھی والا دُبلا پتلا جوگی باہر

نکلا۔ یہی جوگی بابا تھا۔ عنبر نے اسے سلام کیا اور توتلے سانپ کا زمرد دے دیا۔ جوگی بابا نے زمرد کو غور سے دیکھا۔ پھر عنبر کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔

اور بولا!

"مجھے تمہارا آدھا دھڑ کنکھجورے کا نظر آرہا ہے۔"

عنبر نے جوگی بابا کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ اور ادب سے بولا۔

"جوگی بابا!

آپ تو بہت کچھ جانتے ہیں مجھے خدا کے لئے اس مشکل سے نکالئے۔"

جوگی بابا نے عنبر کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

اور بولا!

میں جانتا ہوں کہ تم ایک انسان دوست نوجوان ہو اور تم نے ہمیشہ دکھی لوگوں کی مدد کی ہے اس لئے میرا فرض ہے کہ تمہاری مدد کروں۔ یہاں لیٹ جاؤ کیونکہ تمہارا آدھے دھڑ کے کنکھجورا بننے کا وقت قریب آگیا ہے۔"

عنبر جوگی بابا کے سامنے چٹائی پر لیٹ گیا۔ جوگی بابا نے اپنے پاس ہی آگ جلائی اور اس میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لوہے کی ایک باریک سلاخ گرم کرنے کو رکھ دی آگ میں سلاخ گرم ہو کر سرخ ہو گئی۔ عنبر نے کوئی سوال نہ کیا اور خاموشی سے لیٹا رہا۔ اب اس کے جسم میں سوئیاں چبھنے لگی تھیں۔ پھر ایک دم سے اس کا اوپر والا دھڑ کنکھجورے کا بن گیا۔ جوگی بابا نے جب دیکھا کہ عنبر آدھا کنکھجورا بن گیا ہے تو اس نے گرم سرخ سلاخ کو آگ میں سے نکالا اور کنکھجورے کے جسم پر آہستہ سے لگا دیا۔ کنکھجورے نے تڑپنا اور اور اپنے سینکڑوں بازوؤں کو ادھر ادھر ہلانا شروع کر دیا۔ جوگی بابا نے پھر دوسری بار سرخ دہکتی ہوئی سلاخ کنکھجورے کے جسم پر لگا دی۔ اب کنکھجورا بے چین ہو گیا اور اس نے آگے کو چلنا شروع کیا۔ وہ جوں جوں آگے چل رہا تھا۔ پیچھے عنبر کا جسم ظاہر ہوتا جا رہا تھا۔ جوگی بابا بار بار سرخ سلاخ اس کنکھجورے کے جسم پر لگا رہا تھا۔ یہاں تک کہ کنکھجورا عنبر کے جسم سے اتر کر زمین پر آ گیا اور تڑپنے لگا۔ جوگی بابا نے وہیں کنکھجورے کو دبوچ لیا اور گرم سلاخ سے اس کے جسم کو جلا کر اس کے کئی ٹکڑے کر دیے۔ عنبر کا جسم بالکل ٹھیک ہو گیا تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور حیران ہو کر اپنے جسم کو دیکھنے لگا۔

جوگی بابا نے کہا:

"تمہارے دشمن کو کچل کر رکھ دیا گیا ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ تمہارا اوپر والا جسم کنکھجورا نہیں بنتا تھا بلکہ یہ کنکھجورا جادو کے اثر سے ظاہر ہو کر تمہارے جسم کے اوپر والے حصے سے چمٹ جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے تمہارا اوپر والا جسم غائب ہو جاتا تھا۔ اصل میں تمہارا اوپر والا دھڑ اپنی جگہ پر موجود رہتا تھا۔"

عنبر نے جوگی بابا کے پاؤں پر ادب سے ہاتھ لگائے اور بولا:

"میں آپ کا احسان ساری زندگی یاد رکھوں گا۔"

جوگی بابا نے مسکراتے ہوئے کہا:

"جو لوگ دکھی لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ ہمیشہ غریبوں کی مدد کو تیار رہتے ہیں۔ انہیں کوئی تکلیف زیادہ دیر تک تنگ نہیں کر سکتی۔

ویسے تو دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جس کو کبھی نہ کبھی کوئی مشکل نہ پڑتی ہو۔ کوئی تکلیف نہ آتی ہو۔

لیکن اللہ کے نیک بندوں کی مشکل اور تکلیف بہت جلد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ختم ہو جاتی ہے۔ اب تم فکر نہ کرو۔ تم پر نگھورن
جادوگرنی کا جادو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا
ہے۔ اب تم بڑی خوشی سے واپس جا
سکتے ہو۔"

عنبر نے ایک بار پھر جوگی بابا کا شکریہ ادا کیا۔ اس
وقت رات گہری ہو چکی تھی۔

جوگی بابا نے کہا:

"رات گہری ہو گئی ہے تم ساتھ والی جھونپڑی
میں آرام کرو۔ صبح ہونے پر چلے جانا۔"

عنبر ساتھ والی جھونپڑی میں آکر لیٹ گیا اور ناگ
ماریا کیٹی اور خاص کر تھیوسانگ کے بارے میں سوچنے
لگا۔ کہ وہ اس کو غار میں ضرور تلاش کر رہا ہو گا۔
وہ ضرور غار کے پاس ہی بیٹھا ہو گا۔ عنبر نے سوچ رکھا
تھا کہ صبح ہوتے ہی وہ تھیوسانگ کی طرف روانہ ہو
جائے گا۔

اب ہم رات ہی رات میں واپس تھیوسانگ کی
طرف جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ وہاں کس حال
میں ہے۔ تھیوسانگ رات کے وقت اسی غار میں
آکر لیٹ گیا تھا۔ جہاں اسے عنبر کی واپسی کی توقع تھی۔

تھی جہاں اسے امید تھی کہ عنبر واپس آئے گا۔ ٹھیک
اس وقت جنگل اور غار سے دور اس اہرام والے
پتھریلے ٹیلے میں جہاں تھیوسانگ نے خلائی جوتوں کے
نشان دیکھے تھے۔ ایک سایہ چٹان کی سل کی طرف بڑھ
رہا تھا۔ یہ ایک خلائی انسان تھا۔ یہ خلائی انسان ایک
لڑکی تھی۔ وہ خلائی لباس میں تھی۔ نیلے رنگ کا لباس
اس کے جسم کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ مگر اس کے سر پہ
ہیلمٹ نہیں تھا۔ اس کے بال چھوٹے چھوٹے تھے۔
لڑکوں کی طرح ___ ناک خوبصورت تھا۔ آنکھیں گہری
سیاہ تھیں مگر ان آنکھوں میں کسی وقت سفید روشنی
سی چمک جاتی تھی۔ اس کے پاس خلائی گن بھی نہیں
تھی۔ اس نے خلائی جوتے بھی پہن رکھے تھے۔ وہ ایک
ایک قدم اٹھاتی چٹان کی طرف چلی آ رہی تھی۔ اچانک
وہ رکی اور نیچے جھک کر دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھوں
میں سفید روشنی نکل کر ٹارچ کی روشنی کی طرح زمین پر
پڑی اور اس نے زمین پر ایک دوسرے انسان کے
جوتوں کے نشان دیکھے۔ یہ تھیوسانگ کے جوتوں کے
نشان تھے۔ خلائی لڑکی نے چاروں طرف اپنی جگمگاتی ہوئی
آنکھوں سے دیکھا۔ پھر ٹیلے کی دیوار کے قریب آگئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹیلے کی دیوار پتھر کی سل سے بند تھی۔ خلائی لڑکی نے اپنی نظریں پتھر کی سل پر جما دیں پھر اس کی آنکھوں میں سے ایک سفید شعاع نکلی جس نے پتھر کی سل پر پڑتے ہی سل کو ایک طرف ہٹا دیا۔ یہ اس خلائی لڑکی کی آنکھوں کی طاقت تھی۔ جس نے پتھر کی دیوار کو اپنی جگہ سے ایک طرف ہٹا دیا تھا۔ خلائی لڑکی غار میں داخل ہو گئی۔ اس غار میں بھی اسے کسی انسان کے جوتوں کے نشان دکھائی دیئے۔ یہ جوتے خلائی نہیں تھے۔ خلائی لڑکی حیران ہوئی کہ اس غار میں ایسا کون آدمی آیا ہے جو پتھر کی سل کو ہٹا سکتا ہے۔ خلائی لڑکی غار جہاں ختم ہوتی ہے وہاں جا کر رک گئی۔ ایک بار پھر اس نے اپنی آنکھوں کو سامنے والی دیوار پر جما دیا۔ اس کی آنکھوں میں سے پھر ایک بار سفید شعاع نکل کر دیوار پر پڑی اور دیوار اپنی جگہ سے ہٹ گئی۔ خلائی لڑکی اندر چلی گئی۔

اندر ایک اونچی چھت والا مقبرہ تھا۔ ایک قبر بنی ہوئی تھی۔ اس کے سرہانے ایک دیا روشن تھا۔ خلائی لڑکی ایک طرف چبوترے پر بیٹھ گئی۔ اس نے جیب سے سبز رنگ کا ایک کیپسول نکال کر کھا لیا۔ اس کیپسول کے کے کھانے سے خلائی لڑکی کو ایک سال تک بھوک اور

پیاس سے نجات مل جاتی تھی۔ وہ اپنی خوراک تھیو سانگ اور کیٹی کی طرح فضا میں پھیلی ہوئی آکسیجن سے حاصل کر لیتی تھی۔ سبز کیپسول وہ اس لئے کھاتی تھی کہ ابھی وہ نئی نئی دنیا کی فضا میں آئی تھی۔ اور اسے ان گولیوں کی ضرورت تھی۔ خلائی لڑکی نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبی نما ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا کر خلائی زبان میں کہا۔

"ہیلو! میں جولی سانگ بول رہی ہوں۔ ہمارا خلائی جہاز جل گیا ہے۔ میرا ساتھی خلاباز مر چکا ہے۔ مجھے یہاں آئے اس دنیا کے وقت کے مطابق پانچ برس ہو گئے ہیں۔ ابھی تک مجھے میرا بھائی نہیں ملا جس کی تلاش میں میں اس دنیا میں آئی تھی۔"

بٹن بند کر کے وہ سننے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر اسے دوسری طرف سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ کوئی سگنل سنائی نہ دی۔ جولی سانگ نے ایک بار پھر یہی پیغام اپنے چھوٹے ٹرانسمیٹر پر دہرایا۔ اس بار بھی اسے اوپر اپنے سیارے کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ جولی سانگ پانچ سال سے یہ پیغام دہرا رہی تھی۔ اور اسے اوپر سے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔ وہ پانچ سال سے اس غار کے اندر مقبرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں رہ رہی تھی۔ دن کے وقت یہاں پڑی رہتی اور رات کو اپنے بھائی کی تلاش میں باہر نکل جاتی۔ اس کا بھائی کون تھا؟ یہ آپ کو تھوڑی دیر بعد خود بخود ہی پتہ چل جائے گا۔ ہم ابھی آپ کو نہیں بتائیں گے۔

جوُلی سانگ نے ٹرانسمیٹر اپنی جیب میں رکھ لیا اور مقبرے کی قبر پر سر رکھ کر چبوترے پر لیٹ گئی۔ اس خلائی لڑکی جوُلی سانگ میں ایک خاص طاقت یہ تھی کہ وہ اپنی آنکھ کی سفید شعاع سے پتھر کی چٹان کی دیوار کو بھی اپنی جگہ سے ہٹا دیتی تھی۔ دوسری طاقت یہ تھی کہ اپنی آنکھوں کی نیلی شعاع ڈال کر وہ پہاڑ میں بھی سوراخ کر دیتی تھی۔ اور تیسری طاقت یہ تھی کہ اس کے ہاتھ لگانے سے مرا ہوا آدمی ایک بار آنکھیں کھول کر باتیں کرنے لگتا تھا۔ باقی جوُلی سانگ بھی کیٹی کی طرح مر نہیں سکتی تھی۔ ہاں اگر اسے آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ مر سکتی تھی۔ اسے بھی بھوک پیاس نہیں لگتی تھی۔ اسے بھی نیند کی ضرورت نہیں تھی۔ جوُلی سانگ مقبرے کے چبوترے پر آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی کہ اسے ٹیلے کے باہر کسی انسان کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ جوُلی سانگ ایک دم اُٹھ بیٹھی۔

چاپ ٹیلے کے پاس آکر رُک گئی تھی۔ جوُلی سانگ

باہر سے نکل کر ٹیلے کی غار میں آگئی۔ اچانک اس نے دیکھا کہ ٹیلے کی پتھر کی سِل اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہے اور کوئی آدمی اندر داخل ہوا ہے جوُلی سانگ کے دل پر جیسے کسی نے ہاتھ رکھ دیا۔ وہ آگے بڑھی۔ اسے عجیب مانوس سی خوشبو آرہی تھی۔ وہ جو شخص اندر آیا تھا اس نے اندھیرے میں ایک لڑکی کو اپنی طرف آتے دیکھا تو چلّا کر کہا:

"رُک جاؤ نہیں تو میں حملہ کر دوں گا۔"

جوُلی سانگ نے آواز کو پہچان لیا تھا۔ اگرچہ خلائی انسان روتے بالکل نہیں ہیں لیکن جوُلی سانگ کی آنکھوں میں زندگی میں پہلی بار آنسو آگئے۔ اس نے وہیں سے خلائی زبان میں چلّا کر کہا:

"تھیو سانگ:

میرے پیارے بھائی۔ میں تمہاری بہن جوُلی سانگ ہوں۔"

تھیو سانگ تو سکتے میں آگیا۔ اس کی ایک چھوٹی بہن جوُلی سانگ ہوا کرتی تھی۔ جب وہ اپنے ستارے کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے زمین پر آگیا تھا تو اسے اپنی چھوٹی بہن بہت یاد آیا کرتی تھی۔ مگر پھر وہ صبر شکر کر کے بیٹھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاتا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ نہ وہ اپنے سیارے پر واپس جا سکتا ہے اور نہ اس کی چھوٹی بہن جوُلی سانگ ہی نیچے آ سکتی ہے۔

اب اچانک اپنے سامنے اپنی پیاری چھوٹی بہن کو دیکھا تو تھیو سانگ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔

اس نے بے اختیار کہا!

"جوُلی سانگ!

میری پیاری بہن!

تم یہاں کیسے آ گئی ہو؟"

اور دونوں بہن بھائی ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ تھیو سانگ نے جوُلی سانگ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا:

"تمہارا ساتھی خلاباز مرتے وقت مجھے تمہارے بارے میں بتانا چاہتا تھا مگر موت نے اسے مہلت نہ دی اور وہ مر گیا۔ اتنا اس نے بتا دیا تھا کہ میں اکیلا نہیں آیا۔ میرا ایک ساتھی بھی زمین پر آیا ہے۔ وہ زندہ ہے۔ اور میں دو دن سے تمہاری تلاش میں تھا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ جس خلائی انسان کی میں تلاش کر رہا ہوں وہ

میری پیاری بہن جوُلی سانگ ہی ہے۔ مگر تم سیارے سے یہاں کیسے آ گئیں۔؟"

جوُلی سانگ اپنے بھائی تھیو سانگ کو مقبرے والے کمرے میں لے گئی۔ اور اسے بتایا۔

"تھیو سانگ!

صرف بھائی کی محبت مجھے یہاں زمین پر کھینچ لائی ہے۔ مجھے اتنا یاد تھا کہ تم زمین کے سیارے پر جانے والے تھے۔ پھر میں نے اپنے ایک ساتھی کو راضی کر لیا۔ ہم نے سرکاری ہینگر سے ایک خلائی جہاز اڑایا اور زمین کی طرف پرواز شروع کر دی مگر زمین کے قریب آتے ہی ہمارے خلائی جہاز میں آگ لگ گئی۔ ہم نے باہر چھلانگیں لگا دیں۔ افسوس کہ میرے ساتھی کے پیراشوٹ میں آگ لگ گئی۔ اور وہ مر گیا۔ مگر میں زندہ بچ گئی۔ کیونکہ مجھے اپنے بھائی سے جو ملنا تھا"

تھیو سانگ نے اپنی بہن کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا اور کہا!

میں کس قدر خوش قسمت ہوں کہ اس دنیا کے اتنے سال گذرنے کے بعد ایک بار پھر اپنی پیاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہن کو دیکھنا نصیب ہوا۔"
جوُلی سانگ نے مسکرا کر کہا!
"تھیو سانگ بھیّا!
تم فکر نہ کرو۔ اب میں ساری زندگی تمہارے ساتھ ہی رہوں گی۔ مگر تم یہاں کہاں رہتے ہو اور کیا کرتے ہو؟"

تھیو سانگ نے کہا:

"یہ ایک بڑی لمبی کہانی ہے۔ میرے ساتھ عنبر ہے ناگ ہے۔ کیٹی اور ماریا بھی ہیں۔ کیٹی کا تعلق ایک دوسرے سیّارے سے ہے۔ ناگ اصل میں سانپ ہے۔ عنبر غیر معمولی طاقت رکھتا ہے اور مر نہیں سکتا۔ ماریا غائب رہتی ہے۔ ابھی یہ لوگ مجھ سے بچھڑے ہوئے ہیں۔ جب ملیں گے تو ان سب کا تمہارے ساتھ تعارف کراؤں گا۔ تم ان سے مِل کر اور وہ تم سے مل کر بہت خوش ہوں گے۔"

جُولی سانگ نے پوچھا۔

"یہ عنبر ناگ ماریا کیساتھ تم کب سے سفر کر رہے ہو"

تھیو سانگ نے کہا!

"جب سے میں اپنے سیارے سے آیا ہوں۔ ان کے ساتھ ہی سفر کر رہا ہوں اور یہ عنبر ناگ ماریا جو ہیں یہ تو ہزاروں سالوں سے سفر کر رہے ہیں۔ ان پر وقت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جس طرح ہم پر یہاں کے وقت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔"

جولی سانگ کہنے لگی!

"یہ سب لوگ کہاں پہ ہیں اس وقت؟
مجھے ان کے پاس لے چلو۔"

تھیو سانگ نے کہا:

"بس یہی تو مجھے پتہ نہیں کون کہاں ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم سفر کرتے کرتے حالات کے پلٹا کھانے سے ایک دوسرے سے بچھڑ جاتے ہیں اور حالات کی لہریں ہمیں دوبارہ ملا دیتی ہیں۔ میں اور عنبر بڑی دیر بعد ملے تھے اور اب پھر دو تین روز سے بچھڑ گئے ہیں۔"

جوُلی سانگ نے مسکرا کر کہا!

"تو پھر چلو ہم دونوں سب سے پہلے عنبر کی تلاش میں نکلتے ہیں۔"

تھیو سانگ نے کہا!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مگر تم یہاں اتنی دیر کیوں بیٹھی رہیں؟ تم کہیں دوسرے ملک کی طرف چلی جاتیں۔

جولی سانگ کہنے لگی۔

"چونکہ ہمارا خلائی جہاز اسی جگہ گرا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے تم اس طرف آجاؤ چونکہ تم خلائی مخلوق ہو اس لئے تم سمجھ جاؤ گے کہ کوئی دوسری خلائی مخلوق بھی یہاں پر موجود ہے۔ اور دیکھ لو ایسا ہی ہوا ہے۔ مگر تم بھول گئے ہو کہ یہاں کی دنیا کے مطابق مجھے پانچ سال یہاں رہتے ہوئے ہو گئے ہیں۔ اپنی دنیا کے وقت کے حساب سے تو ابھی چند منٹ ہی گذرے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میرا ساتھی خلاباز بھی دو دن ہوئے تمہیں مرتے ہوئے ملا تھا۔

تھیو سانگ نے سر کھجاتے ہوئے کہا:

"اپنے سیارے سے نکلے اتنی مدت ہو گئی ہے کہ اب ان باتوں کو بھولتا جا رہا ہوں۔ واقعی تمہیں تو اپنے حساب سے سیارے سے آئے چند منٹ ہی ہوئے ہیں۔

پھر تھیو سانگ نے جولی سانگ سے کہا:

"تمہارا لباس خلائی ہے میں چاہتا ہوں کہ تم دنیا کا لباس پہن لو۔"

جولی سانگ نے پوچھا:

"تم یہاں کی عورتوں کا لباس کہاں سے لاؤ گے۔"

تھیو سانگ بولا:

"ارے ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ میرے پاس تو ایک چھوٹا سا چاندی کا سکہ بھی نہیں ہے کہ میں شہر سے تمہارے لئے نئے کپڑے خرید لاؤں۔

جولی سانگ ہنس پڑی:

"کیا تمہیں یاد نہیں کہ ہم اپنی لیبارٹری میں مادے کے ایٹموں کے تناسب میں تبدیلی کر کے بہت کچھ بنا لیا کرتے تھے۔ میرے پاس خلائی پاکٹ کمپیوٹر ہے۔ میں ابھی سونا بنا لیتی ہوں۔"

اور جولی سانگ نے ماچس کے سائز کا خلائی پاکٹ کمپیوٹر نکال کر تھیو سانگ کو دکھایا اور کہا:

"یہاں سے باہر چل کر تجربہ کرتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیو سانگ کو یاد آگیا کہ وہ اپنے سیّارے کی کیمیکل لیبارٹری میں اس قسم کے تجربے کیا کرتے تھے۔ یہ سائنس کی عام تھیوری ہے۔ تھیو سانگ اور جولی سانگ غار سے باہر آگئے۔ سورج نکل آیا تھا۔ ہر طرف صحرا میں اس کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ جُولی سانگ نے پتھر کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اٹھا کر اپنے سامنے رکھا۔ کمپیوٹر سے اس پر ایک شعاع ڈالی۔ کمپیوٹر پر فوراً ایک گراف آگیا۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ اس پتھر میں کتنے الیکٹرون اور کتنے پروٹون ہیں۔ اور دوسرے کیمیکلز کی مقدار کتنی ہے۔ جُولی سانگ نے کمپیوٹر کے بٹن دبا کر پتھر پر مختلف شعاعیں ڈالنی شروع کر دیں۔ دس سیکنڈ کے بعد جب پتھر میں سونے کے مطلوبہ الیکٹرون اور پروٹون پورے ہو گئے تو وہ سونا بن گیا۔ تھیو سانگ کے لئے یہ کوئی عجیب شے نہیں تھی فرق صرف اتنا تھا کہ وہ اس تجربے کو بڑی مدت کے بعد دیکھ رہا تھا۔ اس نے سونے کی ڈلی اٹھا کر جیب میں رکھ لی اور کہا۔

"تم اسی غار میں ٹھہرو۔ میں بازار جا کر تمہارے لئے نیا لباس لاتا ہوں۔"

تھیو سانگ اسی وقت شہر میں آگیا۔ بازار کھل گئے

تھے۔ لوگ دوکانوں پر خرید و فروخت کر رہے تھے۔ تھیو سانگ نے ایک سنار کو سونے کی ڈلی دے کر کہا:

"مجھے اس کے بدلے سونے کے دس سکّے دے دو۔ میں یہ سونے کی ڈلی بیچنا چاہتا ہوں۔"

سنار بڑا زبردست سمگلر اور چوروں کا سرغنہ تھا وہ روم اور افریقہ سے سونا سمگل کروایا کرتا تھا۔ اس نے جو خالص سونا دیکھا تو حیران ہو کر تھیو سانگ سے کہنے لگا۔

"کیوں میاں!
یہ سونے کی ڈلی تم کہاں سے لائے ہو؟"

تھیو سانگ کہنے لگا:

"تم کو ان باتوں سے کیا مطلب؟ اگر سکے دیتے ہو تو دو۔ نہیں تو میں اگلی دوکان پر جاتا ہوں۔ یہ میری اپنی ڈلی ہے۔ کوئی چوری کا مال نہیں ہے۔"

سمگلر فوراً خوشامد کرتے ہوئے بولا:

"ارے میاں تم تو یونہی ناراض ہو گئے ہو۔ یہ لو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پانچ سکّے سونے کے ....."

سمگلر نے گن کر پانچ سکّے تھیوسانگ کو دے دیئے تھیوسانگ فوراً دوسری دوکان پر آگیا۔ یہاں عورتوں کا لباس بکتا تھا۔ تھیوسانگ نے جُولی کے لئے نیا لباس خریدا۔ نیا جوتا خریدا اور ایک چھوٹا سا تھیلہ اپنے لئے خرید لیا۔ اور واپس غار کی طرف چل پڑا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ سمگلر نے اپنا ایک آدمی فقیر کے بھیس میں اس کے پیچھے کر دیا تھا۔ کہ جاکر پتہ کرو کہ اس آدمی نے سونے کی ڈلیاں کہاں چھپا رکھی ہیں۔ تھیوسانگ واپس غار میں جُولی سانگ کے پاس آگیا۔ اس نے لباس اور جُوتا اسے دے کر کہا!

"تم اسے پہن لو۔ میں غار کے باہر تمہارا انتظار کرتا ہوں۔"

تھیوسانگ غار کے باہر آگیا۔ اچانک اس کی نظر ایک فقیر پر پڑی جو ایک طرف ریت کے ٹیلے کے پاس بیٹھا زور زور سے سر ہلا کر بھیک مانگ رہا تھا۔

تھیوسانگ اس کے پاس جاکر بولا!

"ارے تم اس صحرا میں کس سے بھیک مانگ رہے ہو۔ یہاں تو کوئی بھی بھیک دینے والا دکھائی نہیں دیتا۔

فقیر بولا!

بابا!

"خدا ہر جگہ موجود ہے۔ وہ ہر جگہ ہر شئے کا رزق پہنچا دیتا ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا!

"میرے پاس تو پانچ سکّے تھے جو میں نے خرچ کر ڈالے ہیں۔ اب میں تمہیں کہاں سے کچھ لاکر دوں۔؟"

فقیر نے۔ ایک دم خنجر نکال لیا اور تھیوسانگ کے سامنے خنجر لہرا کر بولا!

"مکار فریبی!

جلدی بتا تو نے سونے کی ڈلی کہاں سے لی تھی۔ نہیں تو ابھی خنجر تیرے سینے سے پار کرتا ہوں۔"

تھیوسانگ دل میں ہنسنے لگا کہ کیسا احمق آدمی ہے اس کو معلوم ہی نہیں کہ یہ کس کو دھمکی دے رہا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیو سانگ نے بڑی عاجزی سے کہا:

"بھائی میرے پاس سونے کی ایک ہی ڈلی تھی جو میں نے بازار میں سنار کے پاس بیچ دی ہے۔ اب تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔"

فقیر نے خنجر اوپر اٹھا لیا اور چلا کر بولا:

"آخری بار موقع دے رہا ہوں بتا سونے کا خزانہ کہاں ہے۔"

اتنے میں جولی سانگ لباس تبدیل کر کے غار سے باہر نکل آئی۔ اس نے یہ منظر دیکھا تو سخت غصہ آیا۔ چاہتی تھی کہ آنکھ سے نیلی شعاع نکال کر فقیر کے سینے میں سوراخ کر کے اسے بھسم کر دے لیکن اس کو ایک شرارت سوجھی۔ اس نے بلند آواز میں تھیو سانگ کو کہا:

"تھیو سانگ بھائی۔

میں اس کی خبر لیتی ہوں۔"

فقیر نے خنجر لہراتے ہوئے کہا:

"میں تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اے لڑکی خبردار ہو جا۔"

وہ خنجر لے کر جولی سانگ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ جولی سانگ نے آنکھوں میں سے سفید شعاع نکال کر فقیر کے پاؤں پر ڈالی۔ اور پھر اسے اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ فقیر خنجر سمیت زمین سے جب پچاس فٹ اوپر فضا میں بلند ہو گیا تو جولی سانگ نے جلدی سے اپنی نگاہ کی شعاع ہٹا کر اس کے جسم سے نیچے کھینچ لی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مکار فقیر زمین سے پچاس فٹ کی بلندی پر ہوا میں لٹک گیا۔ وہ بوکھلا گیا۔ گھبرا گیا۔ وہیں سمٹ کر ڈرا ڈرا سا رہ گیا۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ وہ سہمی ہوئی آواز میں گڑگڑا کر عرض کرنے لگا۔

"خدا کے لئے مجھے نیچے اتارو۔ مجھے نیچے اتارو مجھے معاف کر دو۔ میں مر جاؤں گا۔"

تھیو سانگ نے کہا:

"یہاں رہ کر تم سونے کا خزانہ اچھی طرح چاروں طرف دیکھ سکو گے۔"

جولی سانگ نے کہا:

"چلو تھیو بھائی۔ کوئی شہر سے آئے گا تو سیڑھی لگا کر اسے نیچے اتارے گا۔ یہ اپنے آپ نیچے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں اتر سکتا۔"

اس مکار فقیر کو وہیں چھوڑ کر جوُلی سانگ اور اس بھائی تھیو سانگ وہاں سے اس غار کی طرف چل پڑے جہاں تھیو سانگ نے عنبر کو چھوڑا تھا۔ وہاں عنبر نہ ملا تو جوُلی سانگ کہنے لگی:

"اب ہم تمہارے دوستوں کو کہاں ڈھونڈیں تھیو بھائی۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے ہمیں یہاں سے دمشق کی طرف چلنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے عنبر سے وہاں ملاقات ہو جائے۔"

اور تھیو سانگ نے اپنا رُخ دمشق کی طرف موڑ دیا۔ دمشق وہاں سے ایک دن کے سفر پر تھا۔ سارا دن وہ سفر کرتے رہے۔ شام ہونے والی تھی کہ وہ دمشق شہر میں پہنچ گئے۔ یہاں جوُلی سانگ نے تھوڑا سا اور سونا بنایا اور اس کے عوض سکے حاصل کر کے تھیو سانگ نے دو کمرے سرائے میں کرایہ پر لے لئے۔ اور وہاں رہ کر عنبر کی تلاش شروع کر دی۔ دوسری طرف سے عنبر بھی اسی شہر کی طرف آ رہا تھا۔

ایک روز عنبر شہر میں داخل ہوا تو اسے تھیو سانگ کی خوشبو آئی۔ وہ بڑا خوش ہوا اور خوشبو کی راہنمائی میں سرائے کی طرف بڑھا۔ اتفاق سے سرائے میں اسے جوُلی سانگ مل گئی۔ تھیو سانگ کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ اس کی خوشبو جوُلی سانگ میں سے آ رہی تھی۔ کیونکہ وہ بھی تھیو سانگ کی بہن تھی۔ عنبر نے جب ایک لڑکی کو دیکھا کہ اس کے جسم سے تھیو سانگ کی خوشبو آ رہی ہے تو حیران سا ہو کر بولا:

"تمہیں کیا ہو گیا ہے میرے دوست! تم عورت بن گئے ہو۔ چلو خیر کوئی بات نہیں۔ میں بھی تو کنکھجورا بن گیا تھا۔"

جوُلی سانگ کو یاد آ گیا کہ تھیو سانگ نے اسے بتایا تھا۔ کہ اس کا دوست عنبر رات کو آدھا کنکھجورا بن جاتا ہے۔ وہ سمجھ گئی کہ یہی عنبر ہے اب اس نے عنبر سے مذاق کرنے کا فیصلہ کر لیا اور بولی:

"کیا بتاؤں عنبر بھائی!

بس قسمت میں ہی یہی لکھا تھا کہ میں مرد سے عورت بن جاؤں۔"

عنبر آگے بڑھ کر بولا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مگر تھیو سانگ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا؟ عورت بن کر تو تمہاری شکل بھی بدل گئی ہے۔ مگر تھوڑی تھوڑی تھیو سانگ سے ملتی جلتی ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے تم تھیو سانگ کی بہن ہو۔"

جولی سانگ بولی!

"بہن ہی تو ہوں میں تھیو سانگ کی؟..."

کیا مطلب؟

عنبر نے تعجب سے پوچھا!

جولی سانگ جلدی سے بولی!

"میرا مطلب ہے میں تھیو سانگ ہی ہوں۔ مگر شکل عورت کی ہو گئی تو میں اس کی بہن نہیں لگوں گی تو اور کیا لگوں گی؟"

عنبر ٹھنڈا سانس بھر کر بولا!

"میری مصیبت ٹلی تو تمہاری مصیبت آگئی۔"

جولی سانگ نے پوچھا!

"تم اب کنکھجورا تو نہیں بنتے نا؟"

"نہیں نہیں تھیو سانگ بھائی! وہ تو بلا ٹل گئی۔"

اور پھر عنبر نے اسے جوگی بابا کا قصہ سنا دیا۔

جولی سانگ نے کہا!

"مگر اب میرا کیا ہو گا؟ میں دوبارہ مرد کیسے بنوں گی۔ میں عورت بن کر زندہ نہیں رہ سکتا۔"

اور جولی سانگ نے رونا شروع کر دیا۔

عنبر اسے تسلی دیتے ہوئے بولا!

"ارے تھیو سانگ تم نے تو بالکل ہی حوصلہ ہار دیا۔ عورت ہی بنے ہو تم کوئی کنکھجورا تو نہیں بن گئے۔"

جولی سانگ نے کہا!

"عورت بننے سے تو میں کنکھجورا بن جاتا تو زیادہ اچھا تھا۔"

اچانک عنبر کو باہر سے تھیو سانگ کی خوشبو آنے لگی۔ عنبر نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ سامنے تھیو سانگ کھڑا مسکرا رہا تھا۔ دونوں بے اختیار گلے لگ گئے۔

پھر عنبر نے چونک کر جولی سانگ کی طرف دیکھا اور حیرانی سے بولا!

"یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ اگر تم تھیو سانگ ہو تو یہ لڑکی کون ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جوُلی سانگ نے کہا!

"میں تھیو سانگ ہوں۔ یہ تھیو سانگ کوئی فراڈ ہے۔"

تھیو سانگ نے کہا!

"نہیں نہیں عنبر! میں اصلی تھیو سانگ ہوں"

عنبر چلایا!

تو یہ لڑکی کون ہے؟

جوُلی سانگ نے کہا!

"میں تھیو سانگ ہوں۔ میں اصلی تھیو سانگ ہوں عنبر بھائی۔"

عنبر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

اب تھیو سانگ اور جوُلی سانگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔ تھیو سانگ نے عنبر کا ہاتھ پکڑ کر کہا!

عنبر میں تمہیں اپنی خلائی اور اصلی بہن جوُلی سانگ سے ملاتا ہوں۔ اور جوُلی سانگ: یہ عنبر ہے۔

جوُلی سانگ نے عنبر سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا!

"وہ تو میں سمجھ گئی تھی کہ یہ عنبر بھائی ہی ہے۔"

عنبر کچھ خوش اور کچھ حیران سا ہو کر بولا:

"یہ جوُلی سانگ بہن کہاں سے آگئی۔"؟

اور پھر تھیو سانگ نے عنبر کو جوُلی سانگ کی ساری داستان سنائی۔ عنبر بڑا خوش ہوا اور بولا!

چلو ہماری ٹولی میں ایک اور بہن آگئی ہے۔ ایک اور ساتھی ہمیں مل گیا ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے اب میرا خیال ہے ہمیں ناگ ماریا اور کیٹی کی تلاش میں نکل چلنا چاہیئے۔ کیا خیال ہے؟ ارے ہاں یہ تو میں پوچھنا بھول ہی گیا کہ جوُلی کے پاس کونسی طاقت ہے؟

تھیو سانگ کہنے لگا!

" جوُلی کے پاس ایک خلائی کمپیوٹر ہے جس کی مدد سے کسی بھی مادے کی شکل بدل سکتی ہے۔ لوہے کو سونا اور سونے کو مٹی بنایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر سونے میں سے سونے کے عناصر نکال لیں تو باقی مٹی پتھر رہ جائے گا۔ دوسری طاقت یہ ہے کہ یہ اپنی آنکھوں کی سفید شعاع سے کسی بھی شئے کو زمین پر ایک جگہ سے اٹھا کر ہوا میں بھی لٹکا سکتی ہے اور دوسری جگہ پر بھی رکھ سکتی ہے۔ تیسری طاقت جوُلی سانگ میں یہ ہے کہ اس کی آنکھ کی نیلی شعاع بڑے سے بڑے پتھر میں بھی شگاف کر سکتی ہے۔ اور یہ بات تو اس میں بھی ہے کہ کیٹی کی طرح اس کو بھی صرف آگ ہی جلا سکتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے۔ ویسے مر نہیں سکتی۔"
عنبر نے جوُلی سانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:
"اور جوُلی بہن! ہماری طاقت کے بارے میں تو تھیوسانگ نے بہت کچھ بتایا ہو گا۔"

تھیوسانگ نے کہا:
"بہت کچھ تو نہیں بتایا بس وہی کچھ بتایا ہے جو حقیقت ہے۔ تمہارے اور ناگ ماریا کے بارے میں بھی میں نے اسے سب کچھ بتا دیا ہے کہ ان میں کون کون سی طاقت ہے۔"

عنبر نے جوُلی سانگ سے کہا!
"کیا تمہارا ارادہ واپس اپنے سیارے میں جانے کا نہیں؟"

جوُلی سانگ نے کہا:
"اب میں کیسے اوپر جا سکتی ہوں۔ میرے پاس کوئی خلائی جہاز ہی نہیں ہے اور پھر میں اپنے بھائی تھیوسانگ کی تلاش میں نکلی تھی۔ وہ مجھے مل گیا ہے اب تو جہاں میرا بھائی رہے گا۔ وہیں میں رہوں گی۔"

عنبر بولا! یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ بہت جلد ہم تمہیں ناگ کیٹی اور ماریا سے ملائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں ان کی تلاش میں نکل پڑنا چاہیے۔"

تھیوسانگ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ہمیں شمالی افریقہ

کے مغربی ساحل پر واقع موریطانیہ کے شہر کی طرف جانا چاہئے۔ ممکن ہے کیٹی ناگ اور ماریا سے وہاں ملاقات ہو جائے چنانچہ تھیوسانگ جوُلی سانگ اور عنبر نے دمشق سے موریطانیہ کی طرف اپنا سفر شروع کر دیا۔

اب ہم ان تینوں ساتھیوں کو اس جگہ سفر میں چھوڑتے ہیں اور واپس ناگ ماریا اور کیٹی کی طرف چلتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہیں۔ آپ نے پچھلی کتاب میں پڑھا تھا کہ ناگ ماریا اور کیٹی بلّی کے مقبرے سے نکل کر عنبر اور تھیوسانگ کی تلاش میں ملک ترکان کی طرف چلے تھے۔ یہ ملک ایران کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ اور وہاں ایک بت پرست بادشاہ کی حکومت تھی۔ ناگ اور کیٹی گھوڑوں پر سوار تھے اور ماریا ان کے ساتھ ساتھ ہوا میں اڑتے ہوئے چل رہی تھی۔ شہروں پر شہر چھوڑتے آخر وہ ترکان کے ملک میں پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے ایک کارروان سرائے میں قیام کیا اور عنبر تھیوسانگ کی کھوج لگانے لگے۔ اگرچہ انہیں اس شہر میں سے عنبر اور تھیوسانگ کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ پھر بھی وہ انہیں ڈھونڈتے پھرتے۔ ماریا بھی دن میں شہر کا ایک چکر ضرور لگاتی۔

ایک روز وہ کارروان سرائے کے باہر بیٹھے تھے ناگ اور کیٹی برآمدے میں بچھے ہوئے قالین پر بیٹھے تھے اور ماریا ان کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پاس ہی کھڑی تھی۔ وہ عنبر اور بھیو سانگ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ایک طرف بازار میں شور اٹھا معلوم ہوا کہ ایک جلوس آ رہا ہے لوگ جلوس دیکھنے اس طرف بھاگے۔

ناگ نے ایک آدمی سے پوچھا: بھائی یہ کیسا جلوس ہے؟

اس آدمی نے بتایا: تم یہاں مسافر ہو اس لئے نہیں جانتے بادشاہ کے حکم سے ایک مجرم کو چیخوں والے کنوئیں میں پھینکا جا رہا ہے۔ ناگ نے پوچھا: "یہ چیخوں والا کنواں کیا ہے؟" اس پر آدمی نے کہا کہ یہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں زہریلے سانپوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ بادشاہ کے حکم سے مجرم کو اس کنوئیں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اور زہریلے سانپ اسے ڈس کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس خونی منظر کو دیکھنے کے لئے بادشاہ بھی وہاں موجود ہوتا ہے۔ ناگ ماریا اور کیٹی بھی جلوس کی طرف گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک نوجوان کو بادشاہ کے سپاہی زنجیر سے باندھے گدھے پر بٹھائے لئے جا رہے ہیں۔ پیچھے پیچھے لوگ آ رہے ہیں ان میں اس بدقسمت نوجوان کی بیوی بھی ہے جو آنسو بہاتی جلوس کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔ ناگ نے ایک آدمی سے پوچھا:

"کیوں بھائی اس نوجوان نے جرم کیا کیا ہے۔ جس کی اسے اتنی بھیانک سزا مل رہی ہے؟"

وہ آدمی بولا: "کیا بتاؤں بھائی! اس بیچارے کا قصور

صرف اتنا ہے کہ بادشاہ کا وزیر بازار سے گذرا تھا تو اس نے اس کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ یہاں رواج ہے کہ اگر شاہی دربار کا کوئی وزیر کہیں سے گذرے تو لوگ فوراً سجدے میں گر کر اسکی تعظیم کریں۔ سب لوگ سجدے میں گر گئے مگر اس نوجوان نے یہ کہہ کر سجدہ کرنے سے انکار کر دیا کہ سوائے خدا کے کسی کے آگے سجدہ نہیں کر سکتا۔ پس وزیر نے اسے گرفتار کر لیا اور بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ بادشاہ نے اسے فوراً چیخوں والے کنوئیں میں گرانے کا حکم دے دیا۔ اب اس نوجوان کو کنوئیں میں گرانے کے لئے لے جایا جا رہا ہے۔ جہاں زہریلے سانپ اس کو ڈس کر ایک سیکنڈ میں ہلاک کر ڈالیں گے۔"

ماریا نے ناگ سے کہا:

"یہ تو خدا پرست نوجوان ہے اسکی جان بچانا ہمارا فرض ہے۔"

ناگ نے کہا: "ہم ساتھ چلتے ہیں۔"

ناگ کیٹی اور ماریا بھی جلوس کے ساتھ ساتھ چلنے لگے شہر سے باہر ایک چھوٹے سے میدان میں پہنچ کر جلوس رک گیا۔ یہاں ایک بڑا کنواں تھا۔ لوگ کنوئیں کے ارد گرد پتھروں کی سیڑھیوں پر تماشہ دیکھنے کے لئے بیٹھ گئے۔ بدقسمت نوجوان کو زنجیر سے باندھ کر کنوئیں کے پاس لا کر بٹھا دیا گیا۔ دو سپاہی تلواریں نکالے اس کے سر پر کھڑے ہو گئے۔ ناگ پیچھے رہا۔ اس نے ماریا سے کہا کہ جا کر دیکھو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنوئیں میں کتنے سانپ ہیں؟ ماریا فضا میں پرواز کر کے کنوئیں پر آگئی۔ اس نے دیکھا کہ یہ ایک دس فٹ گہرا کنواں ہے جو چوڑائی میں زیادہ ہے۔ اس کے نیچے ریت بچھی ہوئی ہے جس پر کالے اور سبز رنگ کے سانپ اِدھر اُدھر رینگ رہے تھے۔ پھر وہ کنوئیں کے سوراخوں میں چلے گئے کنوئیں کے درمیان میں لکڑی کا ایک بلند ستون گاڑ دیا گیا تھا۔ جس میں ایسی لہریں بنا دی گئی تھیں کہ سانپ اس پر نہیں چڑھ سکتے تھے۔ اس نے واپس آکر ناگ کو سب کچھ بتا دیا۔ کیٹی نے پوچھا۔

کنوئیں میں یہ لکڑی کا کھمبا کیوں گاڑا گیا ہے؟

ایک بوڑھے آدمی نے جو پاس ہی بیٹھا تھا کہا:

"بیٹی! بادشاہ ظالم ہے وہ لوگوں کو اذیت دے کر مارنے کے نئے نئے طریقے تلاش کرتا تھا۔ بدقسمت مجرم کو اس کنوئیں میں گرا دیا جاتا ہے وہ سانپوں کے ڈر سے فوراً اس لکڑی کے ستون پر چڑھ جاتا ہے۔ اس ستون سے وہ باہر چھلانگ لگا نہیں سکتا کیونکہ کنواں بہت چوڑا ہے۔ اگر وہ چھلانگ لگانے کی کوشش بھی کرے تو پھر کنوئیں میں گر پڑے گا۔ جب تک اس کی ہمت ساتھ دیتی ہے وہ ستون پر چمٹا رہتا ہے پھر تھکان کی وجہ سے اس کا جسم نیچے گرنے لگتا ہے۔ اس کے حلق سے چیخیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ انسانی چیخوں کی آواز سن کر کنوئیں کے سوراخوں میں سے سانپ پھنکارتے ہوئے باہر نکل آتے ہیں اور اپنے شکار کو پھن اٹھا کر پھنکارتے ہوئے تکنے لگتے ہیں۔ پھر بدقسمت انسان کنوئیں میں گر پڑتا ہے اور سانپ اس سے لپٹ جاتے ہیں اور ڈس کر ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ یہ سانپ اس کے بعد اس کا گوشت کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بڑی ہولناک موت ہے دیوتا اس موت سے بچائے۔"

کیٹی اور ماریا بھی یہ سب کچھ سن رہے تھے۔ ماریا نے ناگ سے کہا! "یہ نوجوان بے گناہ ہے اس نے بادشاہ کو سجدہ کرنے سے انکار کر کے دلیری اور خدا پرستی کا ثبوت دیا ہے مجھ سے اس کی بیوی کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ ہمیں اسے اس بھیانک موت سے ضرور بچانا چاہیے۔"

ناگ کہنے لگا! "اگر ہم اس نوجوان کو سانپوں کے چیخوں والے کنوئیں سے بچا لیتے ہیں تو بادشاہ اسے کسی دوسرے طریقے سے مار ڈالے گا۔ بہر حال ہم اسے پہلے یہاں سے تو ضرور بچائیں گے۔

نوجوان سر جھکائے کنوئیں کے منڈیر کے پاس خاموش بیٹھا تھا۔ اس کی خوبصورت دکھی بیوی سامنے عورتوں میں بیٹھی زار و قطار رو رہی تھی۔ اس کی حالت واقعی دیکھی نہ جاتی تھی اتنے میں بادشاہ کی سواری بھی آگئی۔ بادشاہ کے لئے کنوئیں کے کنارے کرسی لگا دی گئی۔ دوسرے درباری وزیر بھی وہاں کرسیوں پر بیٹھ گئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دو جلاد کالے کپڑے پہن کر وہاں آ گئے۔

ماریا نے ناگ سے کہا!

"تم کیا سوچ رہے ہو۔ جب یہ اس بیچارے کو کنوئیں میں گرا دیں گے تب تم کچھ کرو گے؟ کیٹی نے بھی ناگ کو کہا کہ وہ سانپوں کو حکم دے کہ وہ نوجوان کو کچھ نہ کہیں۔

ناگ کچھ سوچ رہا تھا! چونک کر بولا!

"ہاں ہاں۔ میں ابھی سانپوں کو حکم دیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ بادشاہ کی طرف بڑھا۔ سپاہیوں نے اسے وہیں روک کر پیچھے کر دیا۔

ناگ نے پکار کر کہا! بادشاہ سلامت! یہ نوجوان میرا بھانجا ہے۔ مجھے اجازت دی جائے کہ میں بعد میں اس کی لاش کنوئیں سے نکال کر لے جاؤں۔

بادشاہ نے ناگ کی طرف دیکھا اور کہا!

"مگر سانپ تو اس کے جسم کا گوشت بھی کھا جائیں گے تم ڈھانچہ لے کر کیا کرو گے۔"

ناگ بولا!

"اگر سانپوں نے اس نوجوان کا گوشت نہ کھایا تو کیا اس کی لاش مجھے مل جائے گی بادشاہ سلامت؟

O

یہ جاننے کے لیے آگے کیا ہوا قسط نمبر ۱۵۶ دو جوبلی سانگ کون تھی" پڑھئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا کیپٹی اور خلا میں

اے حمید

عنبر پبلی کیشنز
بادشاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸